بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعودؑ

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔
(المصلح الموعود)

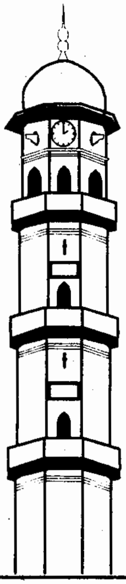

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد ۲۰   شمارہ ۸

ظہور ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمطابق اگست ۲۰۰۱ء

نگران: محمد نسیم خان
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
زین الدین حامد

نائبین
نصیر احمد عارف
عطاء الٰہی احسن غوری

مینجر: طاہر احمد چیمہ

پرنٹر و پبلشر: منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے

کمپیوٹر کمپوزنگ: عطاء الٰہی احسن غوری، طاہر احمد آتش، شاہد احمد ندیم، صمد احمد غوری

دفتری امور: طاہر احمد چیمہ

مقام اشاعت: دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مطبع: فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 100 روپے
بیرون ملک: 30 امریکن $
یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 10 روپے

ضیا پاشیاں

اداریہ	2	حضرت مسیح ناصریؑ کا حقیقی مشن-2	17
فی رحاب تفسیر القرآن	3	کنگسٹن سے قرطبہ تک-1	22
کلام الامام	5	تقویم ہجری شمسی کا اجراء-8	26
بھارت میں جماعت احمدیہ کی ترقی	6	انٹرنیٹ	30
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے...	14	اخبار مجالس	32

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb)

By Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher.

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم مولانابشیر احمد صاحب خادم درویش مرحوم

احباب جماعت کوقبل ازیں یہ افسوس ناک اطلاع مل چکی ہے کہ محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم سابق صدر مجلس خدام احمدیہ بھارت وسابق ایڈیٹر مشکوٰۃ کے والد محترم بشیر احمد صاحب خادم درویش مورخہ 26 جولائی 2001ء کو قادیان میں وفات پا گئے ہیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ انکی عمر تقریباً 80 سال تھی۔

تقسیم ملک کے وقت آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہدایت پر شعائر اللہ کی آبادی اور خدمت کے لئے درویشی اختیار کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعد ازاں قادیان میں آپ نے دیہاتی مبلغین کلاس میں ٹریننگ حاصل کی۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں خاص طور پر آندھرا۔ یوپی، بہار اور کشمیر کے علاقوں میں تبلیغ ودعوت الی اللہ کی توفیق ملی اور آپ کے ذریعہ متعدد نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ تبلیغ و دعوت الی اللہ کے لئے نہ صرف انہوں نے اپنی زندگی وقف کی بلکہ اپنی ساری اولاد کو بھی اشاعتِ اسلام کیلئے وقف کرنے کی سعادت پائی۔ چنانچہ آپکی ساری اولاد اور اولاد کی اولاد بھی مختلف رنگ میں سلسلہ کی نمایاں خدمات کی سعادت پا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی عمر اور صحت میں بے حد برکت عطا فرمائے اور بیش از بیش خدمات کی سعادت عطا فرماتا رہے۔ آمین (تفصیل اخبار ''بدر'' شمارہ نمبر 31، 2 اگست 2001ء میں شائع ہو چکی ہے۔)

آپ کو مرکز احمدیت قادیان میں بطور مدرس، انچارج دفتر زائرین اور واعظ مقامی کی حیثیت سے بھی خدمات کی سعادت حاصل ہوئی اسکے علاوہ 9 سال تک آپ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کے عہدہ پر فائز رہے۔ آپ صاحب رؤیاوکشوف دعا گو بزرگ تھے۔

مرحوم کی نماز جنازہ 27 تاریخ بروز جمعۃ المبارک شام ساڑھے 6 بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھائی۔ اور بعد میں بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

اس موقعہ پر ادارہ مشکوٰۃ محترم منیر احمد صاحب خادم مذکور اور دیگر تمام لواحقین سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی سعادت عطا فرمائے اور ہم سب کو انکے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پر اے دل تو جاں فدا کر

(ادارہ)

اِقْرَأْبِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ (العلق)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی تفسیر کبیر سے ماخوذ

پانچویں قسط

تو اس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ انسان کے بیٹے نہیں تھے بلکہ خدا تعالیٰ کے بیٹے تھے۔ جب وہ آدم کے بیٹے ہی نہیں تھے تو پیدائش انسانی کا آخری نقطہ کس طرح ہو گئے؟ یہاں سوال تو آدم کے بیٹوں کے متعلق ہے کہ ان میں سے کون پیدائش انسانی کا اصل مقصود ہے اللہ تعالیٰ کے بیٹے کا تو یہاں کوئی سوال ہی نہیں۔ پس جب کہ یہاں نسل آدمؑ کی پیدائش کا سوال ہے تو ہمیں بہر حال آدمؑ کی نسل میں سے ہی کسی ایسے شخص کا پتہ لگانا پڑیگا جو پیدائش انسانی کا مقصود ہو۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ کسی چیز کا انتہائی نقطہ اس کے آخری سرے کا نام ہوتا ہے مثلاً ایک لکیر کھینچی گئی ہو تو اس لکیر کا جو آخری سرا ہوگا وہ اس کا آخری نقطہ قرار دیا جائیگا لیکن جب ہم مسیح کے متعلق غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ آخری نقطہ کسی صورت میں بھی قرار نہیں دیئے جاسکتے کیونکہ وہ اُس خط کا آخری سرا ثابت نہیں ہوتے جو آدمؑ سے شروع ہوا تھا۔ آدمؑ نے شریعت کی بنیاد رکھی تھی نوحؑ نے اس میں اضافہ کیا۔ ابراہیم آئے تو انہوں نے اور زیادتی کی، موسیٰ آئے تو انہوں نے اور زیادہ شریعت کو مکمل طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ غرض شریعت کا ایک دور ہے جو آدمؑ سے شروع ہوا اور اس میں زمانہ کے ارتقاء کے ساتھ اضافہ ہوتا چلا گیا۔ پس پیدائش انسانی کا آخری نقطہ وہی ہو سکتا ہے جو پہلی شریعت پر زیادتی کرے۔ وہ کس طرح ہو سکتا ہے جو شریعت کو لعنت قرار دے کر اس سے دور بھاگ جائے۔ مثلاً لکڑی کا آخری سرا لکڑی کا ہی ہوگا اگر کوئی کہے کہ لکڑی کا آخری سرا پانی یا ہوا ہے تو یہ بالکل بے جوڑ بات ہوگی۔ بہر حال آخری سرا اپنے پہلے سرے سے وابستہ ہوتا ہے۔ سونے کا آخری سرا سونے کا ہی ہوگا۔ چاندی کا آخری سرا چاندی کا ہی ہوگا۔ لوہے کا آخری سرا لوہے کا ہوگا۔ اگر کوئی کہے کہ سونے یا چاندی یا لوہے کا آخری سرا لکڑی کا ہے تو سب لوگ ہنسنے لگ جائیں گے کہ کیسی بے وقوفی کی بات کر رہا ہے۔ اسی طرح جب آدمؑ سے شریعت کا ایک تسلسل چل رہا تھا آدمؑ سے بہتر شریعت نوحؑ نے پیش کی، نوحؑ سے بہتر شریعت موسیٰ نے پیش کی تو بہر حال آخری نقطہ وہ ہوگا جو موسیٰ سے بھی بہتر شریعت پیش کرے۔ وہ نہیں ہو سکتا جو شریعت کو لعنت قرار دے۔ پس عیسائیوں کا یہ دعویٰ بھی بالکل باطل ہے کہ پیدائش انسانی کا آخری نقطہ حضرت مسیح ہیں۔

ہندوجن کا یہ دعویٰ ہے کہ ابتدائے عالم میں ہی کامل شریعت نازل ہو گئی تھی ان کے اس دعویٰ کو قرآن کریم نے عقلی دلائل سے اسی سورۃ میں رد کر دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اپنی پیدائش کی طرف تم دیکھو کہ وہ کس طرح ہوئی ہے۔ کیا پہلے دن ہی تم عاقل بالغ اور سمجھدار بن جاتے ہو یا آہستہ آہستہ اور بتدریج ترقی کرتے کرتے اپنے انتہائی مقام تک پہنچتے ہو؟ اگر فرد کی پیدائش میں ترتیب اور تدریج کو مد نظر رکھا جاتا ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ پہلے دن ہی ایک کامل انسان پیدا ہو جائے تو روحانی امور میں تم تدریج کا کیوں انکار کرتے ہو؟ جس طرح

جسمانیات میں تدریج کا سلسلہ جاری ہے اسی طرح روحانیات میں بھی ارتقاء کئی تدریجی منازل کو طے کرنے نے بعد ہوتا ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ ارتقائی منازل کو طے کئے بغیر پہلے دن ہی کوئی چیز کامل بن جائے۔ ارتقاء کا یہ قانون نہ صرف پیدائش انسانی میں نظر آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی ہر پیدا کردہ چیز میں ہے۔ یہاں تک کہ مادیات میں بھی ارتقاء کا قانون جاری ہے۔ سورج اور چاند بھی ایک دن میں پیدا نہیں ہوئے بلکہ جیسا کہ علم ہیئت نے ثابت کیا ہے پہلے یہ دخانی ذرات کی شکل میں تھے پھر ان میں دَوری حرکت پیدا ہوئی پھر یہ ذرات ایک دوسرے سے ملنے شروع ہوئے پھر انہوں نے ایک ٹھوس وجود کی شکل اختیار کی۔ اس کے بعد پھر ایک لمبا دوران پر گذرا یہاں تک کہ لاکھوں سال کے بعد انہوں نے سورج یا چاند کی شکل اختیار کی۔ یہی حال لوہے اور چاندی کا ہے کہ وہ بھی ایک لمبے ارتقاء کے بعد ظاہر ہوئے۔ کوئلہ کتنی معمولی چیز ہے مگر یہ بھی ایک دن میں نہیں بنا بلکہ ہزاروں سال کے بعد بنا ہے۔ اسی طرح ہیرا لاکھوں سال کے تغیرات کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ ہیرے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ کوئلہ میں سے پیدا ہوتا ہے۔ گویا پہلے درختوں سے جو مدتوں تک زمین میں دبے رہتے ہیں کوئلہ تیار ہوتا ہے اور پھر کوئلہ سے ہیرا بنتا ہے۔

غرض کوئی چیز لے لو ارتقائی تغیرات میں سے گذرے بغیر وہ عالمِ وجود میں نہیں آئی۔ جب اللہ تعالیٰ کا جسمانیات میں تمہیں یہ قانون نظر آتا ہے تو تم الہام کے متعلق یہ کس طرح کہہ سکتے ہو کہ پیدائش عالم کے ساتھ ہی کامل الہام نازل ہوگیا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ظاہری پیدائش میں ارتقاء کا قانون جاری ہے اسی طرح وحی اور الہام بھی اس قانون سے وابستہ ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ اور چیزوں میں تو ارتقاء ہو اور الہام میں ارتقاء نہ ہو۔ پس خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ نے ہندوؤں کے اس خیال کو رد کردیا کہ شریعت پہلے دن ہی مکمل طور پر نازل ہوگئی تھی۔ فرماتا ہے تمہارا یہ خیال بالکل غلط ہے انسان نے بہرحال ترقی کرتے کرتے کامل شریعت کے مقام تک پہنچنا تھا یہ نہیں ہوسکتا تھا کہ پہلے دن ہی اسے کامل شریعت عطا کردی جاتی۔

(از تفسیر کبیر جلد نہم ص ۲۵۷ تا ۲۵۸)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

WARRAICH CALL POINT

NATIONAL & INTERNATIONAL CALL OFFICE

Fax Facility Sending & Recieving Here

Fax open in 24 Hours.

OWNER :

MEHMOOD AHMAD NASIR

Moh. : Ahmadiyya, Qadian - 143516

Ph. : 0091 - 1872 - 72222

Fax : 0091 - 1872 - 71390

Ph. (R) : 0091 - 1872 - 70286

من الظلمات الی النور

اس عنوان کے تحت قبول احمدیت کی دلچسپ اور ایمان افروز واقعات پر مشتمل مضامین مقامی صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ ساتھ اپنی تعارفی فوٹو بھی۔ (ایڈیٹر)

حقیقی نیکی کے واسطے خدا کے وجود پر ایمان لانا ضروری ہے

کلام الامام

حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ خدا کے وجود پر ایمان ہو کیونکہ مجازی حکام کو یہ معلوم نہیں کہ کوئی گھر کے اندر کیا کرتا ہے اور پس پردہ کسی کا کیا فعل ہے اور اگرچہ کوئی زبان سے نیکی کا اقرار کرے مگر اپنے دل کے اندر وہ جو کچھ رکھتا ہے اس کے لئے اس کو ہمارے مؤاخذہ کا خوف نہیں اور دنیا کی حکومتوں میں سے کوئی ایسی نہیں جس کا خوف انسان کو رات میں اور دن میں اندھیرے میں اور اجالے میں، خلوت میں اور جلوت میں ویرانے میں اور آبادی میں گھر میں اور بازار میں ہر حالت میں یکساں ہو۔ پس درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے جو ہر حال اور ہر وقت میں اس کے نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کا شاہد ہے۔ نیک وہی ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو۔ کیونکہ دراصل نیک وہی ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو اور جس کا دل اور باہر ایک ہے وہ زمین پر فرشتہ کی طرح چلتا ہے۔ دہریہ ایسی گورنمنٹ کے نیچے نہیں کہ وہ حسن اخلاق کو پا سکے۔ تمام نتائج ایمان سے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ سانپ کے سوراخ کو پہچان کر کوئی انگلی اس میں نہیں ڈالتا۔ جب ہم جانتے ہیں کہ ایک مقدار اسٹرکینیا کی قاتل ہے تو ہمارا اس کے قاتل ہونے پر ایمان ہے اور اس ایمان کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اس کو منہ نہیں لگائیں گے اور مرنے سے بچ جائیں گے۔ اور تقدیر یعنی دنیا کے اندر تمام اشیاء کا ایک اندازہ اور قانون کے ساتھ چلنا اور ٹھیرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا کوئی مقدر یعنی اندازہ باندھنے والا ضرور ہے۔ گھڑی کو اگر کسی نے بالارادہ نہیں بنایا تو وہ کیوں اس قدر ایک باقاعدہ نظام کے ساتھ اپنی حرکت کو قائم رکھ کر ہمارے واسطے فائدہ مند ہوتی ہے۔ ایسا ہی آسمان کی گھڑی کہ اس کی ترتیب اور باقاعدہ اور باضابطہ انتظام یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ بالارادہ خاص مقصد اور مطلب اور فائدہ کے واسطے بنائی گئی ہے۔ اس طرح انسان مصنوع سے صانع کو اور تقدیر سے مقدّر کو پہچان سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 313-314)

دشمن احمدیت، معاند اور مفسد ملاّں کے پیش نظر احباب کثرت سے دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُم تَسْحِیقاً

اے اللہ ان کو ٹکڑے ٹکڑے کردے۔ ان کو پیس کر رکھ دے ان کی خاک اڑادے۔

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا، پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا

بھارت میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی پر ملّاں کی بوکھلاہٹ

مکرم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ بھارت ایک حیرت انگیز انقلابی دور میں داخل ہو چکی ہے۔ یوں تو ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کو غیر معمولی اور عظیم الشان ترقیات نصیب ہو رہی ہیں تاہم بھارت میں جو ترقیات جماعت کو حاصل ہو رہی ہیں وہ تمام تر وہم وگمان سے بالا اور ناقابلِ قیاس ہیں۔ مبلغین ومعلمین و داعین الی اللہ اپنے پیارے امام کی راہ نمائی میں منظم طریق پر، تمام تر مخالفانہ ماحول اور نامساعد حالات میں، مصائب ومشکلات کی تلاطم خیز امواج سے مقابلہ کرتے ہوئے صدق اور راستی کی اشاعت میں سرگرم عمل ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تربیت یافتہ یہ عشاقِ دین مصطفیٰ (ﷺ) اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے، شیروں کی طرح دندناتے ہوئے، قرآن مجید کی مقدس تعلیم کی جیتی جاگتی تصویر بن کر اسلام احمدیت کی سربلندی اور قرآن مجید کی برتری ثابت کرنے کے لئے مصروف عمل ہیں۔ ان مخلصین کی کوششوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی غالب تقدیر کے مطابق احمدیت کی جڑیں بھارت کے دور دراز علاقوں میں اسقدر پیوست ہو چکی ہیں کہ بھارت کا کوئی ایسا خطہ نہیں جہاں جماعت مستحکم نہ ہو اور چند سالوں میں ہی یہ جماعت عظیم الشان درخت کی شکل اختیار کر چکی ہے اور کروڑوں کی تعداد میں فضاء روحانیت میں بلند پروازی کی قوت رکھنے والے طیور ابراہیمی ان درختوں پر بسیرا کر رہے ہیں اور یہ سلسلہ مسلسل بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ، محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد، صوبائی امراء کرام اور مرکزی نگران صاحبان کی قیادت میں حق وصداقت کی اشاعت کا عزم لئے ہوئے یہ قافلہ پہاڑوں جیسی رُکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے ہر علاقہ کو فتح کر رہا ہے۔ ایک طرف جماعت احمدیہ ان لوگوں کو جو خدا سے دور تھے، زندگی بخش ”جام احمد“ کے ذریعہ اسلام سے روشناس کروا رہی ہے اور انکی روحانی تشنگی بجھا رہی ہے تو دوسری طرف انکی دنیاوی ضرورتوں مثلاً غربت، ناخواندگی، بیکاری اور بیروزگاری کو دور کرنے کی کوشش، بیوگان اور یتامیٰ کی خبرگیری، شادی بیاہ موت فوت کے موقعہ پر بے لوث خدمات، قدرتی آفات ومصائب کے موقعہ پر باہمی تعاون، ہمدردی واسلامی اخوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے انسانی قلوب کو اسلام کیلئے فتح کر رہی ہے اور سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اولوالعزم قیادت ورہنمائی میں جسد واحد کی طرح جماعت احمدیہ ایک دوسرے کی تکلیف کا احساس کرتی ہوئی بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت میں ہمہ تن مصروف ہے اور ان کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ وہ سادہ لوح غریب مسلمان، جنکی فطرت خود غرض، مادہ پرست، دنیادار مولویوں کی غلط تربیت کے باوجود مسخ نہیں ہوئی اور جنکے دلوں کے مخفی گوشوں میں اسلام اور قرآن کی محبت پنہاں ہے

وہ دیوانہ وار، عاشق زار کی طرح جماعت احمدیہ کی طرف اس طرح کھنچے چلے آرہے ہیں جیسے کہ وہ ان کی گمشدہ متاع ہو جسکی انہیں برسوں سے تلاش تھی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے شعر

”صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشان کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار“

کے مطابق کثرت کے ساتھ آنے والے ان نووارد ین کی تعلیم وتربیت اور ان کو نظام جماعت کا فعال حصہ بنانے کے لئے ہر فرد جماعت خواہ وہ کسی بھی عمر کا ہو سرگرم عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ آنے والے ایمان وعقائد اور عمل میں اسقدر راسخ ہیں کہ راہ حق میں اپنی قیمتی جان بھی پیش کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ اپریل 99ء کو لدھیانہ کی سرزمین میں ہونے والی محترم مولانا عبدالرحیم صاحب کی شہادت اسکا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مرحوم شہید نے صرف ایک سال قبل احمدیت قبول کی تھی۔ جماعتی تربیت کی برکت سے آغوش احمدیت میں آنے کے بعد انہوں نے خدا اور اسکے رسول کی محبت میں اسقدر ترقی کی کہ حق وصداقت کی خاطر دل دہلا دینے والی شدید اذیتیں برداشت کیں۔ دشمن کی تمام پیش کش کو مومنانہ دلیری کے ساتھ ٹھکراتے ہوئے، ہر قسم کی ترغیب وتحریص یا تخویف کی پرواہ کئے بغیر بطیب خاطر جام شہادت کو نوش فرمایا۔ یہ ایک عبدالرحیم کی بات نہیں بلکہ منھم من قضی نحبه و منھم من ینتظر ہزاروں عبدالرحیم ہندوستان کے کونے کونے میں یہ تمنا دل میں لئے بیٹھے ہیں کہ کاش کب ان کی باری آئے اور وہ عبدالرحیم شہید کا نمونہ پیش کرنے کی سعادت پائیں۔ الغرض ایسے عاشقانِ الٰہی کا گروہ پیدا کرنا کیا انسان سے ہو سکتا ہے؟ دراصل یہ اللہ تعالیٰ کی غالب تقدیر کا ایک غیر منفک حصہ ہے جسے کوئی بدل نہیں سکتا۔

قارئین کرام! یہ عظیم الشان تبدیلیاں کسی اتفاقی حادثہ کے نتیجہ میں وقوع میں نہیں آئیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی اٹل تقدیر کا ایک لازمی حصہ ہے جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

”خدا ایک ہوا چلائے گا جسطرح موسم بہار کی ہوا چلتی ہے اور ایک روحانیت آسمان سے نازل ہوگی اور مختلف بلاد اور ممالک میں بہت جلد پھیل جائے گی جسطرح بجلی مشرق ومغرب میں اپنی چمک ظاہر کر دیتی ہے ایسا ہی روحانیت کے ظہور کے وقت ہوگا۔ تب جو نہیں دیکھتے تھے وہ دیکھیں گے اور وہ جو نہیں سمجھتے تھے سمجھیں گے اور امن اور سلامتی کے ساتھ راستی پھیل جائے گی۔

(کتاب البریہ صفحہ 270)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ تحریر جہاں اسلام اور احمدیت کو حاصل ہونے والی حیرت انگیز فتوحات کی بشارت دیتی ہے وہاں آپ کے منجانب اللہ ہونے کی ایک زبردست دلیل مہیا کرتی ہے۔ جس زمانہ کی یہ تحریر ہے ظاہری اسباب ووسائل کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی شخص یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ قریب زمانہ میں یہ عظیم الشان پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوگی۔ لیکن نور فراست سے مزین، علوم روحانیہ سے فیضیاب، تاریخ ادیان عالم سے واقفیت رکھنے والے آپکے عشاق کو کامل یقین تھا کہ آپ کے یہ کلمات طیبات خدائی تقدیر کا ایک اٹل حصہ ہیں۔ قادیان کی بستی پسماندہ اور غیر معروف بستی تھی جسکی نقشہ عالم میں تو کیا علاقائی سطح پر بھی کوئی اہمیت نہ تھی۔ پھر اسپر مستزاد یہ کہ دشمنوں نے ایڑی چوٹی کا زور

لگایا کہ اس نداءِ سماوی کو دبا دیا جائے اور قادیان کی حدود سے بھی باہر نہ جائے۔ مگر خدا تعالیٰ کی غالب تقدیر کے مطابق حق وصداقت کی یہ ہوا شش جہات میں سعید روحوں کے دلوں میں جوش وولولہ کے ناقابل بیان احساسات کو اجاگر کرتی ہوئی چلتی رہی۔ باغ محمد ﷺ میں بہار آئی اور وقت خزاں میں پھول لگنے لگے اور بستان احمد ﷺ کی ہر شاخ، شاخ مثمر میں تبدیل ہوگئی۔ خزاں کے بعد درختوں نے ہریالی کے لبادے اوڑھے اور باغ محمد ﷺ میں عندلیب پھر سے چہچہاتے ہوئے آمد بہار کی منادی کرنے لگے۔ عاشقانِ دین متین جو انتہائی کرب میں مبتلا تھے اور کشتی اسلام کے صحیح سلامت ساحل عافیت تک پہنچنے کے لئے دن رات مصروف دعا تھے اس حیرت انگیز تبدیلی پر سجدات شکر بجالائے اور اسلام کے احیاءِ نو اور قیام شریعت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ اس آسمانی نظام سے منسلک ہونے کے لئے بے تابی کی اور قادیان کے علمی وروحانی ماحول سے مستفید ومستفیض ہونے کے لئے نومبائعین کے وفود کشاں کشاں قادیان کی طرف بڑھتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ یہ نظارہ جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''یاتون من کل فج عمیق '' کے مطابق قلوب مؤمنین میں ایمان کی تپش پیدا کررہا ہے وہاں دشمن غیظ وغضب میں مبتلا ہیں اور دشمنانِ صداقت کی قدیم سنت کے مطابق مختلف قسم کی مخالفانہ سازشیں اور ریشہ دوانیاں کررہے ہیں۔ انہوں نے اپنی سفلی پھونکوں سے اس الٰہی نور کو بجھانے کا منصوبہ بنایا اور نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام پر عوامی تحریک شروع کی اور جماعت کے خلاف وہ سب، اپنے آپسی اختلافات اور شدید منافرت کو نظر انداز کرتے ہوئے، اس الٰہی آواز کو دبانے کے لئے متحد ہوگئے۔ **الکفر ملة واحدة** کے مطابق مختلف مکاتب فکر کے لوگ نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے ٹولے میں شامل ہوئے اور ہر جگہ اور ہر مقام پر جماعت کا تعاقب شروع کر دیا۔ انہوں نے وہ تمام حربے جو صدیوں سے دشمنان حق وصداقت اپنے اپنے وقت کے مأمورین من اللہ کے خلاف استعمال کرتے آئے ہیں اپنائے اور عیسائی منادوں کی تقلید کرتے ہوئے حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کی پاکیزہ شخصیت کو مشتبہ اور متہم کرنے کے ناپاک منصوبے بنائے۔ جھوٹے مقدمات کے ذریعہ جماعت کی اہم شخصیتوں کو مورد عتاب بناتے ہوئے عوام الناس کی نظروں سے گرانے کی کوشش کی۔ ان سب باتوں کے باوجود سنت اللہ کے مطابق **کَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي** (میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے) جماعت احمدیہ نہ صرف عددی لحاظ سے بلکہ تمام تر شعبہ ہائے زندگی میں ترقی کرنے لگی۔ دشمن کی صفوں میں کھلبلی مچ گئی۔ اپنے ہم نواؤں کو جھوٹی تسلی دینے کے لئے انہوں نے یہ پروپگنڈا شروع کر دیا کہ جماعت احمدیہ جھوٹ سے کام لے رہی ہے، یہ جو بیعتوں کے اعداد وشمار انکے عالمی جلسوں میں پیش کئے جاتے ہیں وہ بے بنیاد ہیں وغیرہ وغیرہ حتیٰ کہ ہمارے پیارے امام کو ایک موقعہ حلفیہ طور پر اس بات کا اعلان کرنا پڑا کہ جو اعداد وشمار جماعت کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں وہ حقائق پر مبنی ہیں اسمیں کوئی مبالغہ یا غلط بیانی نہیں ہے۔ مزید امسال بھارت کے لئے چار کروڑ بیعتوں کا ٹارگٹ بھی مقرر فرمایا۔ اس وقت جماعت احمدیہ عالمگیر بڑی بے تابی کے ساتھ جلسہ سالانہ جرمنی کا انتظار کررہی ہے کہ امام جماعت احمدیہ عالمگیر اپنی زبانِ مبارک سے اس ٹارگٹ کی نہ صرف تکمیل بلکہ تجاوز کرنے کا اعلان فرمائیں گے ان شاء اللہ۔ 1993ء سے

جب سے عالمی بیعت کے نئے روحانی نظام کا آغاز کیا گیا تھا ہر سال جماعت کی تعداد دِگنی ہوتی آ رہی ہے اور بجٹ آمد و خرچ کے لحاظ سے بھی جماعت اربوں کھربوں میں داخل ہو چکی ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف بھارت کے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے غیر احمدی علماء اور ان کے کارندے کبھی دبی زبان سے اور کبھی اعلانیہ طور پر کر رہے ہیں۔ اور انکی جنڈلی میں متضاد بیانیوں اور معارضانہ پروپگنڈوں کا بازار گرم ہے۔ اور ان کی بوکھلاہٹ کا یہ عالم ہے کہ انکی صفوں میں افراتفری اور انتشار و پراگندگی کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ تحسبهم جميعاً و قلوبهم شتى بظاہر وہ ہمارے مقابل پر متحد ہیں لیکن ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔

جیسا کہ اوپر یہ بات گذر چکی ہے کہ جماعت احمدیہ کی غیر معمولی ترقی ان کے لئے ناقابل یقین تھی۔ انکے وھم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی جماعت احمدیہ کی عاجزانہ کوششیں اسقدر ثمر آور ثابت ہوں گی۔ اسلئے وہ سرے سے اس بات کا انکار کرتے ہوئے اپنے ہم خیال لوگوں کو جھوٹی تسلی دلاتے رہے ہیں۔ لیکن اب وہ طوعاً و کرھاً اس بات کا برملا اعلان کر رہے ہیں۔ بطور مثال بعض اخبار کے تراشے قارئین کے ازدیاد علم کیلئے پیش ہیں۔

ہفت روزہ ''نئی دنیا'' 22 تا 28 جون 2001ء کی اشاعت میں بعنوان ''کروڑوں مسلمانوں کو قادیانی بنا رہے ہیں مرزا طاہر کے پرچارک'' ایک تبصرہ شائع ہوا ہے۔ اخبار لکھتا ہے:۔

''یہ بات بہت ہی افسوس کے ساتھ لکھنی پڑ رہی ہے کہ ہمارے بڑے بڑے علماء عظام کی کوششوں کے باوجود قادیانی دھرم بھارت میں روز بروز پھیلتا جا رہا ہے۔ ہمارے علماء کرام کی کوششیں صرف جلسوں اور مسجدوں تک ہی محدود رہتی ہیں جبکہ قادیانی پرچارک گاؤں گاؤں جا کر بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ پچھلے کچھ سالوں سے یہ تحریک یوپی کے آگرہ ضلع میں بہت تیزی سے پھیل رہی تھی۔ پھر یوپی، راجستھان اور ایم پی کو بھی اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور آج یہ حالت ہے کہ کرناٹک اور آندھرا پردیش میں گاؤں کے گاؤں قادیانی مذہب میں شامل ہو رہے ہیں۔ پنجاب میں تو خیر سے قادیانیوں کا مرکز ہی واقع ہے۔ ایک سروے رپورٹ کے مطابق اب تک پورے بھارت میں پانچ کروڑ سادہ لوح مسلمان قادیانی جال میں پھنس چکے ہیں۔''

اس حقیقت کے اعتراف کے بعد علماء و ائمہ مساجد کی دینی غیرت کو للکارتے ہوئے مزید لکھتا ہے:۔

''.... ہم ائمہ کرام مساجد و علماء کرام سے پر زور درخواست کرتے ہیں آخر آپ لوگ کیا کر رہے ہیں قادیانیوں کو کیوں کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔ اس وقت امت کو بچانے کا وقت ہے۔...... ہم پھر اپنے بزرگان ملت و علماء عظام سے نہایت ادب سے درخواست کرتے ہیں کہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے

میدان میں آئیں۔ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ہم جان اور مال سب کچھ دین مصطفیٰ (ﷺ) کی حفاظت کے لئے قربان کرنے کو تیار ہیں۔''

قارئین کرام! دیکھئے کسقدر کھلم کھلا حقیقت کا اعتراف کیا گیا ہے اس وقت تو یہ بھارت میں صرف 5 کروڑ احمدیوں کے وجود کو تسلیم کر رہے ہیں۔لیکن چند دن بعد جب عالمی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو اس سال جرمنی میں آخر اگست میں منعقد ہو رہا ہے، مزید لکھو کھا نئے بھارتی احمدیوں کے بارے اعلان ہو گا تو یہ سر پکڑ کر بیٹھ جائیں گے۔اب یہ سیلاب روکنے سے نہیں رکے گا۔رشد و ہدایت کی یہ ہوا جو خدا کی اٹل تقدیر کے نتیجے میں چلائی گئی ہے کبھی نہیں تھمیگی بلکہ تمام روئے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے گی اور اپنے مقابل پہ آنے والی تمام خس وخاشاک کو اڑا دے گی تب دنیا پر یہ حقیقت منکشف ہو گی اور بزبان حال انکے دلوں سے یہ ندا بلند ہو گی کہ احمدیت کے ذریعہ قائم کی جانے والی بلند و بالا روحانی عمارت کے مقابل پر ان علماء سوء کی طرف سے کھڑے کئے جانے والے گھروندے کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔

پھر تبصرہ نگار مزید لکھتا ہے '' ہم علماء کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ جلسہ اور جلوس کے ذریعہ حکومت ہند کو مجبور کر دیں کہ وہ پاکستان کی طرح بھارت میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے۔''

قارئین کرام! مقالہ نگار شاید یہ بھول گیا ہے کہ بھارت ایک سیکولر آئین رکھتا ہے اور یہ کہ مختلف مذاہب اور عقائد و نظریات کا ایک گلدستہ ہے۔تمہاری یہ تمنا ہرگز پوری نہیں ہو گی۔مسلم یا غیر مسلم قرار دینا کسی سرکار کا یا کسی فرد یا تنظیم کا کام نہیں ہے۔آزادی ضمیر ہر شخص کا حق ہے۔ آئین بھارت ہر شہری کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق عقائد اختیار کر سکتا ہے مذہب کو قبول کرنے یا ترک کرنے میں کسی قسم کا بیرونی دباؤ نہیں ڈالا جا سکتا۔رہی پاکستان کی بات کہ 1974ء کو جب کہ پاکستانی اسمبلی میں احمدیوں کو Non Muslim Minority قرار دیا گیا تھا تو اس کا کیا انجام ہوا؟ کیا جماعت احمدیہ کے بڑھتے قدم کو روکا جا سکا؟ بلکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر قدم ترقی کی طرف بڑھتا گیا یہاں تک کہ عالمی سازشوں کے باوجود جماعت کی ترقی کے راستہ میں کوئی چیز حائل نہ ہو سکی۔ بڑی بڑی حکومتوں نے بھی جماعت سے ٹکر لی مگر نتیجہ یہی برآمد ہوا:

''خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا''

خدا تعالیٰ نے ان تمام طاقتوں کو ذلیل اور رسوا کر دیا اور جماعت کو ہر مقام پر ہر ملک میں اعزاز و اکرام سے نوازا اور نوازتا چلا جا رہا ہے۔الحمدللہ۔

قارئین کرام! مولانا ریاض احمد مظاہری نے کل ہند مجلس ختم نبوت دیوبند کی نمائندگی میں روزنامہ ''عوام'' نئی دہلی کے 13 جون 2001ء کے پرچہ کے صفحہ 6 پر''امتِ مسلمہ سے قادیانیوں کے خلاف صف آرا ہونے کی اپیل'' کے عنوان سے اعلان شائع کروایا کہ:۔

"مرزا طاہر کے چیلے پانی کی طرح بھارت میں پیسا لٹا رہے ہیں اور اب تک یوپی، راجستھان، بہار، بنگال، کرناٹک، آندھرا پردیش کے علاقوں میں پانچ کروڑ سے زائد مسلمانوں کو قادیانی بنا چکے ہیں''۔اس حقیقت کے اعتراف کے بعد مولانا صاحب نے ''دموع

تمساح'' کے ساتھ، مسلمانوں کو برانگیخت کرتے ہوئے مزید لکھا:۔

''مسلمان بھائیو! اٹھو اور قوم مسلم کے ایمان کو بچاؤ جگہ جگہ جلسے اور مناظرے کرو۔ کسی جگہ قادیانیوں کے پیر جمنے نہ دو۔ یہ جہاد کا وقت ہے۔ فریبی دجال پوری قوت سے بھارت میں اپنا منحوس سایہ کر رہا ہے۔ اس کے وجود کو کچل دو اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ایمان کو بچاو۔''

مولانا صاحب! ایک سو گیارہ سال سے تم اور تمہارے اسلاف مسلمانانِ عالم کو برگشتہ کرنے کے لئے اسی قسم کے ہتھ کنڈے استعمال کرتے آرہے ہیں۔ نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ چند سال قبل تک بیعت کرنے والوں کی تعداد انگلیوں میں گنی جا سکتی تھی۔ لیکن آج بیعت فارمز کی بوریوں کی بوریاں سپیشل ٹرین میں قادیان آرہی ہیں۔ اب کونسا جہاد رہ گیا ہے! اور کونسے مناظرے اب کام آئیں گے۔ کیا تمہارے پاس کوئی اور ہتھیار ہے جسکا استعمال تم نے یا تمہارے اسلاف نے نہ کیا ہو؟ کیا تم اسی کند اور ناکارہ ہتھیار کو پھر کام میں لاکر کامیاب ہونا چاہتے ہو جسکے استعمال کرتے کرتے تمہارے آباؤ اجداد حسرتوں اور ندامتوں اور ہزار افسوس کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کر گئے اور تمہیں بھی ورثہ میں حسرتوں اور ندامتوں کے انبار کے سوا کچھ نہیں دے گئے۔ لیکن مولانا صاحب یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ اٹل قانون ہے کہ نور مصطفوی ﷺ کے بجھانے کے لئے اٹھنے والی ہر طاقت کو نا کام بنا دیا جائے گا

''یریدون لیطفؤ و نور اللہ بأ فواھھم واللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون''

وہ لوگ اللہ کے نور کو اپنی سفلی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں لیکن یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو بہر صورت پورا کرنے والا ہے۔ خواہ کافر لوگ کتنا ہی ناپسند کریں۔ تمام تاریخ انبیاء اس بات کی قطعی شہادت دے رہی ہے۔ پس قرآن کریم کے مطابق ہمارا جواب یہی ہے کہ:

''یا حسرةً علی العباد ما یأتیھم من رسول الا کانوابه یستھزء ون''(یٰسٓ)

وائے حسرت ان بندوں پر جب بھی کوئی رسول ان کے پاس آتا ہے وہ اس کے ساتھ استہزاء سے ہی کام لیتے ہیں۔

قارئین کرام! ایک اور بیان پڑھئے! روزنامہ ''عوام'' جسکا ذکر اوپر گذر چکا ہے میں ''فتنہ قادیانیت کے خلاف مسلمانوں سے اپیل'' کے عنوان سے مجلس ائمہ مساجد دہلی کے سکریٹری جناب ڈاکٹر کلیم احمد صاحب یہاں شائع کروادیا ہے

'اس وقت ہندوستان میں کروڑوں کی تعداد میں لوگ فتنہ قادیانیت کے دام میں پھنس چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یوپی۔ بنگال، کرناٹک اور جنوبی ہندوستان میں یہ تحریک بڑی تیزی سے پھیلتی جا رہی ہے جو کہ امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔' اس واضح حقیقت کا کھلے الفاظ میں اعتراف کے بعد وہ علماء کرام دیوبند اور دہلی سے درخواست کرتے ہیں کہ ''قادیانیوں کے خلاف ایک متحدہ جہاد چلایا جائے تا کہ انکی مکارانہ چالوں سے ہندوستانی مسلمانوں کو محفوظ رکھا جاسکے''۔

(بحوالہ روزنامہ ''عوام'' دہلی ۱۳ جون ۲۰۰۱ء کالم ۷)

قارئین کرام! جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ کل تک یہی علماء وائمہ مساجد جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والی خبروں کو جھٹلاتے تھے لیکن آج انکی قومی غیرت وحمیت ان کو مجبور کر رہی ہے کہ حقیقت کا اعتراف کیا جائے۔ ''الفضل ما شھدت به الاعداء '' ایسے علماء وائمہ مساجد جو جماعت کی مخالفت میں کمر بستہ ہیں ممکن ہے کہ ان میں سے بہتیرے ایسے ہوں جو معاندین احمدیت کے غلط پروپگنڈے کے نتیجہ میں جماعت کی مخالفت کر رہے ہوں۔ محبت اسلام اور محبت خیر البشر (ﷺ) کی وجہ سے اس زندگی بخش ''جام احمد'' (ﷺ) کو فتنہ قرار دے رہے ہوں۔ ان لوگوں سے ہماری یہی التجا ہے کہ تعصب اور نفرت اور تنگ ظرفی کی عینک اتار کر، فراخدلانہ طریق پر جماعت احمدیہ کی صداقت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اسی معیار کے مطابق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت کو پرکھیں جو معیار مامورین من اللہ کی صداقت کے اثبات کے لئے قرآن مجید اور کتب سالفہ اور تاریخ انبیاء سے ثابت ہے۔

پس یہ عظیم الشان ترقیات جو جماعت کو ساری دنیا میں حاصل ہو رہی ہیں۔ وہ آسمانی فیصلہ کے مطابق رونما ہو رہی ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مقدر یوں ہے کہ وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں وہ دن بدن کم ہو کر اس سلسلہ میں داخل ہوتے جائیں گے یا نابود ہوتے جائیں گے جیسا کہ یہودی گھٹتے گھٹتے یہاں تک کم ہو گئے کہ بہت ہی تھوڑے رہ گئے۔''

پھر فرماتے ہیں:

''دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

اور بالآخر اپنی جماعت کی مجموعی ترقی کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں:

اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشیگا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں غایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر اک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی... دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھیگا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے۔''

(ماخوذ سلسلہ احمدیہ)

تَرٰی نَصْرَ رَبِّیْ کَیْفَ یَأْتِیْ وَ یَظْھَرُ
وَ یَسْعٰی اِلَیْنَا کُلُّ مَنْ ھُوَ یُبْصِرُ

فَقَالَ سَيَأْتِيكَ الْأُنَاسُ وَ نُصْرَتِيْ
وَمِنْ كُلِّ فَجٍّ يَأْتِيَنَّ وَ تُنْصَرُ
فَتِلْكَ الْوُفُودُ النَّازِلُونَ بِدَارِنَا
هُوَ الْوَعْدُ مِنْ رَبِّيْ وَانْ شِئْتَ فَاذْكُرْ

(میرے خدا کی مدد کو تو دیکھتا ہے کیونکر آ رہی ہے اور ظاہر ہو رہی ہے اور ہر ایک جو آنکھیں رکھتا ہے ہماری طرف دوڑتا چلا آتا ہے۔ پس اس نے کہا کہ لوگ تیری طرف آئیں گے اور میری مدد بھی تجھے پہنچے گی اور ہر ایک راہ سے لوگ تیری طرف آئینگے اور تو مدد دیا جائیگا۔ پس یہ گروہ در گروہ لوگ جو ہمارے گھر میں اترتے ہیں یہ وہی وعدہ خدا کا ہے اور اگر تو چاہے تو یاد کر)

(براھین احمدیہ)

اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو وقت کی آواز کو سمجھتے ہوئے، خلافت کے روحانی نظام سے منسلک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشت خار
آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(درثمین)

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of High Quality Leather, Silk & Cotton Garments, Indian Novelties & All Kinds of Indian Products :-

Contact Person :
M. S. Qureshi
Prop.
Ph. : 0091 - 11 - 3282643
Fax : 0091 - 11- 3263992

Postal Address :
4378/4B Ansari Road
Darya Ganj
New Delhi - 110002
India

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

خلاصہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قسط 14

سرمہ چشم آریہ

قارئین کرام! پچھلی قسط میں معجزہ شق القمر کی حقانیت کے متعلق بیان چل رہا تھا اور ماسٹر مرلیدھر کے ان سوالات کے جوابات کا خلاصہ تحریر کیا جا رہا تھا جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصنیف سرمہ چشم آریہ میں بیان فرمائے ہیں۔ حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ جس دوران مباحثہ جاری تھا اس دوران حضور علیہ السلام نے ماسٹر مرلیدھر کے ایک سوال کے جواب میں ضمنی طور پر یہ بات بیان فرمائی تھی کہ آریہ لوگوں کا یہ اصول سخت غلط ہے کہ روحیں انادی ہیں۔ اور یہ کہ ستیارتھ پرکاش میں پنڈت دیانند صاحب نے لکھا ہے کہ روح انسانی، اوس کی طرح کسی گھاس پات وغیرہ پر گرتی ہے پھر اس کو کوئی عورت کھا لیتی ہے اس سے بچہ پیدا ہوتا ہے یہ کس قدر عقل کے برخلاف اور تمام اطباء اور فلاسفہ کی تحقیق کے مخالف ہے۔ لالہ مرلیدھر نے یہ بات اس دن سنی لیکن خاموش رہے۔ اور اس دن گیارہ مارچ تھی۔ اب چودہ مارچ کو جب کہ حضور علیہ السلام کی باری تھی سوال کرنے کی مرلیدھر نے فضول جھگڑا شروع کر دیا کہ میں کتاب ستیارتھ پرکاش ساتھ لایا ہوں مجھے ابھی دکھایا جائے کہ کہاں یہ بات لکھی ہے کہ روحیں گھاس پات پر گرتی ہیں۔ حضور علیہ السلام نے بہتیرا سمجھایا کہ یہ اس بحث کا وقت نہیں ہے اور اگر پوچھنا تھا تو اسی روز پوچھ لیتے اور یہ کہ حضور علیہ السلام کو دیونا گری نہیں آتی بعد میں انشاء اللہ حوالہ بھی دکھا دیا جائیگا اس موقعہ پر حوالہ کا پتہ نہیں۔ مگر مرلیدھر اڑے رہے اور جب تک حضور علیہ السلام نے ان کو یہ لکھ کر نہ دے دیا کہ وہ کتاب میں اس کا جواب شائع کریں گے وہ نہ مانے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس حوالہ کا ذکر فرمایا ہے۔ احباب کو آریہ سماجیوں سے بات چیت کے لئے اس حوالہ کو محفوظ کر رکھنا چاہئے تا ان کو پتہ چل سکے کہ ان کے عقائد کیا ہیں؟

چنانچہ ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء آٹھواں سمولاس صفحہ ۲۶۳ پر لکھا ہے:

سوال: جنم اور موت وغیرہ کس طرح سے ہوتے ہیں۔

جواب لنگ شریر یعنی جسم دقیق (روح) اور ستھول شریر جسم کثیف باہم مل کر جب ظاہر ہوتے ہیں تب اس کا نام جنم یعنی پیدائش ہوتا ہے۔ اور دونوں علیحدگی سے غائب ہو جانے کو موت کہتے ہیں۔

سو اس طرح سے ہوتا ہے کہ روح اپنے اعمال کے نتائج سے گردش کرتی اور اپنے افعال کی تاثیر سے گھومتے ہوئے پانی یا کسی اناج یا ہوا میں ملتی ہے پھر جب وہ پانی یا کسی بوٹے وغیرہ کے

از عطاء الٰہی احسن غوری منتظم مدرسہ احمدیہ قادیان

ساتھ مل جاتی ہے تو جیسے جس کے افعال کا اثر یعنی جتنا جس کو سکھ یا دکھ ہونا ضروری ہے خدا کے حکم کے موافق ویسی جگہ اور ویسے ہی جسم میں ملکے شکم مادر میں داخل ہو جاتی ہے۔ پھر جب حیوان یا انسان میں وہ غذا کے ساتھ اندر چلی جاتی ہے اس کے جسم کے حصہ کی کشش سے اس کا جسم بنتا ہے اسی طریقہ سے جو پرمیشر نے مقرر کر رکھا ہے۔ روح نکلنے کے بعد آفتاب کی کرنوں کے ساتھ اوپر کو کھینچی جاتی ہے اور پھر چاند کے نور کے ساتھ (اوس کی طرح) زمین پر کسی بوٹی وغیرہ پر گرتی ہے۔ پھر بموجب طریقہ مذکورہ بالا جسم اختیار کرتی ہے۔"

(روحانی خزائن جلد 2 ص 121,122 حاشیہ)

پس اس طرح سے حضور علیہ السلام نے اس حوالہ کو بیان کر کے اپنے وعدہ کو نبھایا اور مرلیدھر جو کہ اس دن اپنی علمی حیثیت کو بگھار رہے تھے ان کا جھوٹا ہونا بخوبی ظاہر ہو گیا۔

اب اس ضمنی بات کے بعد واپس اپنے مضمون کی طرف آتے ہیں۔ اور مرلیدھر کے ان سوالات کو لیتے ہیں جو اس نے حضور علیہ السلام سے کئے

ماسٹر صاحب نے کہا کہ ممالک غیر اور اقوام غیر کی تاریخ میں ایسی بڑی بات یعنی چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا کہیں ذکر نہیں حالانکہ ہونا چاہئے تھا۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"میں کہتا ہوں کہ آپ اپنے اسی قول سے ملزم ٹھہر سکتے ہیں۔ کیونکہ جس حالت میں چاند کے دو ٹکڑہ کرنیکا دعویٰ زور شور سے ہو چکا تھا یہاں تک کہ خاص قرآن شریف میں مخالفوں کو الزام دیا گیا کہ انہوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور اعراض کر کے کہا کہ یہ پکا جادو ہے۔ اور پھر یہ دعویٰ نہ صرف عرب میں بلکہ اسی زمانہ میں تمام ممالک روم شام و مصر و فارس وغیرہ دور دراز ممالک میں پھیل گیا تھا تو اس صورت میں یہ بات کچھ تعجب کا محل نہ تھا کہ مختلف قومیں جو مخالف اسلام تھیں وہ دم بخود اور خاموش رہتیں اور بوجہ عناد و بغض و حسد شق القمر کی گواہی دینے سے زبان بند رکھتیں کیونکہ منکر اور مخالف کا دل اپنے کفر اور مخالفت کی حالت میں کب چاہتا ہے کہ وہ مخالف مذہب کی تائید میں کتابیں لکھے یا اس کے معجزات کی گواہی دیوے ------------ سو میں پوچھتا ہوں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے عام اور اعلانیہ طور پر یہ دعویٰ مشہور کر دیا تھا کہ میرے ہاتھ سے معجزہ شق القمر وقوع میں آ گیا ہے اور کفار نے اس کو بچشم خود دیکھ بھی لیا ہے مگر اس کو جادو قرار دیا ہے اپنے اس دعویٰ میں سچے نہیں تھے تو پھر کیوں مخالفین آنحضرت جو اسی زمانہ میں تھے جن کو یہ خبریں گویا نقارہ کی آواز سے پہنچ چکی تھیں چپ رہے اور کیوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مواخذہ نہ کیا کہ آپ نے کب چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا اور کب ہمنے اس کو جادو کہا اور اس کے قبول سے منہہ پھیرا اور کیوں اپنے مرتے دم تک خاموشی اختیار کی اور مونہہ بند رکھا یہاں تک کہ اس عالم سے گزر گئے کیا ان کی یہ خاموشی جوان کی مخالفانہ حالت اور جوش مقابلہ کے بالکل برخلاف تھی اس بات کا یقین نہیں دلاتے کہ کوئی ایسی سخت روک تھی جس کیوجہ سے کچھ بول نہیں سکتے تھے مگر بجز ظہور سچائی کے اور کونسی روک تھی یہ معجزہ مکہ میں ظہور میں آیا تھا اور مسلمان ابھی بہت کمزور اور غریب اور عاجز

تھے پھر تعجب یہ کہ ان کے بیٹوں یا پوتوں نے بھی انکار میں کچھ نشان کشائی نہ کی حالانکہ ان پر واجب ولازم تھا کہ اتنا بڑا دعویٰ اگر افترا محض تھا اور صدہا کوسوں میں مشہور ہو گیا تھا اس کی ردّ میں کتابیں لکھتے اور دنیا میں شائع اور مشہور کرتے اور جب کہ ان لاکھوں آدمیوں عیسائیوں عربوں یہودیوں مجوسیوں وغیرہ میں سے ردّ لکھنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی اور جو لوگ مسلمان تھے وہ علانیہ ہزاروں آدمیوں کے روبرو چشم دید گواہی دیتے رہے جن کی شہادتیں آج تک اس زمانہ کی کتابوں میں مندرج پائی جاتی ہیں۔ تو یہ صریح دلیل اس بات پر ہے کہ مخالفین ضرور شق القمر کا مشاہدہ کر چکے تھے۔ اور ردّ لکھنے کے لئے کوئی بھی گنجائش باقی نہیں رہی تھی۔"

(ص124)

خلاصہ کلام یہ کہ مسلمانوں کا اس معجزہ کا اس طرح تحدی سے پیش کرنا اور وہ بھی مخالفین کی شہادت کے ساتھ اور تمام مخالف قوموں کا اس پر خاموش رہنا ہی اس واقعہ کی حقانیت کی عظیم الشان دلیل ہے۔ کیونکہ اگر ایسا واقعہ حقیقۃً پیش نہ آیا ہوتا تو ضرور تھا کہ تمام کفار عرب اور دوسری مخالف قومیں ایک طوفان برپا کر دیتیں کہ کہاں یہ معجزہ ظہور پزیر ہوا۔ پس ان کی خاموشی اس واقعہ کی سچائی پر چیخ چیخ کر گواہی دے رہی ہے۔ مزید کسی ثبوت کی کیا اب بھی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ مگر پھر بھی حضور علیہ السلام نے تسلی کے لئے اور بھی بہت حوالے دئے ہیں:

"شق القمر کے واقعہ پر ہندوؤں کی معتبر کتابوں میں بھی شہادت پائی جاتی ہے۔ مہابھارتھ کے دھرم پرب میں بیاس جی صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے زمانہ میں چاند دوٹکڑے ہو کر پھر مل گیا تھا۔ اور وہ اس شق قمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے بسوامتر کا معجزہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققوں کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ مہابھارتھ وغیرہ پُران کچھ قدیم اور پرانے نہیں ہیں بلکہ بعض پرانوں کی تالیف کو تو صرف آٹھ سو یا نو سو برس ہؤا ہے۔ اب قرین قیاس ہے کہ مہابھارتھ یا اس کا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھا لکھا گیا اور بسوامتر کا نام صرف بیجا طور کی تعریف جیسا کہ قدیم سے ہندوؤں کے اپنے بزرگوں کی نسبت عادت ہے درج کیا گیا ہے"

ایک اور واقعہ ہے جس کو فرشتہ نے اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم میں ہندوؤں سے یہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی ہے کہ شہر دہار کہ جو متصل دریائے پھنبل صوبۂ مالوہ میں واقع ہے اب اس کو شائد دہار انگری کہتے ہیں وہاں کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا یکبارگی اس نے دیکھا کہ چاند کے دوٹکڑے ہو گیا اور پھر مل گیا اور بعد تفتیش اس راجہ پر کھل گیا کہ یہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے تب وہ مسلمان ہو گیا۔ اس ملک کے لوگ اس کے اسلام کی وجہ یہی بیان کرتے تھے اور اس گرد نواح کے ہندوؤں میں یہ ایک واقعہ مشہور تھا جس بنا پر ایک محقق مؤلف نے اپنی کتاب میں لکھا۔"

(ص126.127)

(جاری)

حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا حقیقی مشن اور موجودہ عیسائی عقائد

ایک حقیقت پر مبنی موازنہ

(قسط دوم)

از محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کالیکٹ

یسوع مسیح صلیب پر نہیں مرے تھے۔

انجیل کا سرسری مطالعہ ہمیں اس بات کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ یسوع مسیح صلیب پر نہیں مرے تھے۔ بلکہ اس پر سے زندہ اُتارے گئے تھے۔ چنانچہ یسوع مسیح فرماتے ہیں۔

"اس زمانہ کے بُرے اور زنا کار لوگ نشاں طلب کرتے ہیں مگر یونا نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اُن کو نہ دیا جائیگا۔ کیونکہ جیسے یوناہ نبی تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا اسی طرح ابن آدم (خود) تین رات دن زمین کے اندر رہیگا۔

(متی 12:39,40)

یعنی حضرت یسوع مسیح نے اپنی صداقت کے ثبوت کے طور پر ایک ہی علامت بیان فرمائی ہے کہ جب یہ ایک حقیقت ہے کہ یوناہ نبی زندہ ہی مچھلی کے پیٹ میں گئے تھے اور زندہ ہی اس کے اندر رہے اور زندہ ہی باہر نکلے تھے۔ لہذا یسوع مسیح بھی زمین کے اندر بنائے گئے قبر نما کمرے میں زندہ ہی جانا اور اس کے اندر زندہ رہنا اور زندہ ہی اس کے اندر سے باہر آنا چاہئے۔ چنانچہ صلیبی واقعہ کے بعد آپ مذکورہ قبر نما کمرے میں زندہ ہی گئے زندہ ہی رہے اور زندہ ہی باہر نکلے تھے۔ اگر آپ صلیب پر سے مردہ ہونے کی حالت میں اُتارے گئے تھے اور مردہ ہی قبر میں ج رہے تھے تو یہ نشان صرف تین گھنٹے ہی صلیب پر رہے تھے اس کے بعد ایک سپاہی نے اپنے بھالے سے یسوع کی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے خون اور پانی باہر نکل آیا جو ایک مردہ جسم سے نہیں نکل سکتا تھا۔ (یوحنا 19:34)

جب صلیب پر سے انہیں اُتارا گیا تو ان کا جسم ان کے دوستوں شاگردوں کے سپرد کیا گیا تھا۔ دشمنوں کے نہیں (یوحنا 19:38)

صلیب پر سے انہیں اُتارے جانے کے بعد اُنہیں ایک قبر نما کمرے میں جو زمین کے اندر بنایا گیا تھا۔ رکھا گیا۔ وہاں اُن کے زخموں پر لگانے کے لئے ایک مرہم تیار کی گئی جو مرہم عیسیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ ایک مردہ جسم کے لئے مرہم کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔

تیسرے روز یعنی تین دن کے علاج معالجہ اور صلیب کی اذیت کے بعد طاقت بحال ہونے پر آپ بھیس بدل کر اُس قبر نما کمرے سے باہر آئے اور اپنے شاگردوں سے ملنے کے لئے گئے۔ جب شاگردوں نے آپکو دیکھا تو گھبرا کر اور خوف کھا کر یہ سمجھا کہ کسی روح کو دیکھتے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر یسوع نے اُن کو کہا کہ تم کیوں گھبراتے ہو میں روح نہیں ہوں۔ میرے ہاتھ اور پاؤں کو دیکھو مجھے چھو کر دیکھو روح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی۔ آپ نے اُنہیں اپنے زخمی ہاتھ اور پاؤں دکھائے پھر آپ نے اُن سے کہا کہ یہاں تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے اُنہوں نے اُسے بھُنی ہوئی مچھلی کا قتلہ دیا۔ آپ نے اُسے لیکر اُن کے سامنے کھایا۔

(لوقا باب 24 ملاحظہ ہو)

ان تمام واقعات سے یسوع مسیح کا صلیب پر سے زندہ اُتارا

جانا ثابت ہے اور اس طرح عیسائیوں کا یہ عقیدہ غلط اور بے بنیاد ثابت ہوا کہ مسیح ناصری تمام بنی نوع آدم کے گناہوں کو (جس کی حقیقت اوپر دی گئی ہے) اپنے اوپر لے کر صلیب پر جاں دے دی اور اِس طرح بنی نوع انسان کو ان کے گناہوں سے نجات دی۔ یہ باطل عقیدہ ہی عیسائیت کی بنیاد ہے۔ جیسا کہ پولوس (سینٹ پال) نے واضح رنگ میں کہا کہ اگر مسیح جی نہیں اُٹھتا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ

(کرنتھیوں 1 صفحہ 15-14)

اس طرح عیسائیت کا مشہور امریکن پادری ڈاکٹر زویمر اپنی عربی تصنیف **السِّرُّ العجیبُ فی فخر الصلیب** میں لکھتے ہیں کہ

فَا ذا کان ایما نُنا ھٰذا خطأً کانت مَسِیحیتُنا بِجُملَتِھَا باطِلَةِ (75) یعنی مسیح کا صلیب پر مرنا ثابت نہ ہو تو پھر ہماری ساری عیسائیت باطل اور جھوٹی ہو کر رہ جائیگی۔

اب جبکہ انجیلی شواہد سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت یسوع مسیح صلیب پر سے زندہ ہی اُتار لئے گئے تھے تو یہاں طبعًا ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ زندہ بچ نکلے تھے تو پھر اس کے بعد آپ کہاں گئے۔

یسوع مسیح کی ہجرت

اس سوال کا جواب دینے سے قبل ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ حضرت مسیح کی آمد کی غرض کیا تھی؟ کیا آپ نے اپنا مشن پورا کیا تھا یا نہیں یسوع مسیح نے اپنی آمد کی غرض یہ بیان فرمائی تھی کہ

(الف) "میں بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ (متی 15:24)

(ب) مجھے اور شہروں میں بھی خدا کی بادشاہت کی خوشخبری سُنانی ضروری ہے کیونکہ میں اس کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

(لوقا 4:48)

(ج) میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانے کی نہیں مجھے ان کو لانا بھی ضروری ہے۔ (یوحنا 10:116)

گویا کہ مسیح کی آمد کی غرض اور آپ کا مشن بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں یعنی یہود کے اُن سب قبیلوں کے لئے تھا جو آپ کی بعثت کے وقت فلسطین سے لے کر ہندوستان تک کے مشرقی ممالک میں منتشر اور پراگندہ کر دیئے گئے تھے۔ حضرت یسوع مسیح کی آمد کے موقعہ پر فلسطین میں بنی اسرائیل کے بارہ قبائل میں سے صرف دو قبائل رہائش پزیر تھے۔ اس لئے حضرت مسیح کا اپنے مشن کی تکمیل کے لئے ان علاقوں کا سفر کرنا بھی ضروری تھا جہاں باقی تمام قبائل آباد تھے۔ دراصل یہی قبائل اسرائیل کی گمشدہ بھیڑیں تھیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں نہایت نا قابل تردید تاریخی شواہد سے مختلف مؤرخوں کے حوالوں کی روشنی میں یہ ثابت فرمایا ہے کہ افغانستان، تبت، کشمیر وغیرہ علاقوں میں بنی اسرائیل کی بھیڑیں آباد تھیں اور واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے ان علاقوں کا سفر اختیار فرمایا تھا اور ایک لمبا عرصہ یہاں رہ کر بالآخر کشمیر میں وفات پا گئے۔

حضرت رسول کریمؐ نے اس بات کی رہنمائی فرمائی تھی کہ واقعۂ صلیب کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کو ہجرت کرنے کا حکم دیا تھا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا۔

اَوْحَی اللّٰہ تعالیٰ الی عیسی ان انتقل من مکانِ الی مکانِ لِئَلَّا تُعرَفَ وَ تُوْذیَ (کنز العمال حصہ سوم 34) یعنی خدا تعالی نے حضرت عیسی ابن مریم کو بذریعہ وحی یہ ہدایت فرمائی تھی کہ اے عیسیٰ تو یہاں سے چلا جا۔ تا کہ دُشمنوں کو تو نہ پہچانا جا سکے اور اس طرح تجھے یہ لوگ اذیت نہ پہنچائیں۔

اسی طرح خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں واقعہ ہجرت کے وقت یعنی صلیبی واقعہ کے بعد آپ کے پناہ گزیں ہونے کے مقام کے بارے میں روشنی ڈالی ہے کہ

و جعلنا ابن مریم وَ اُمَّہٗ آیَةً و آ وَ ینٰھُمَا اِلٰی

ربوۃ ذاتِ قَرَارٍ ومَعِین. (مؤ منون رکوع 4)
یعنی ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان بنایا اور ہم نے ان دونوں کو ایک اونچی جگہ پر پناہ دی جو قابل رہائش اور چشموں والی جگہ تھی۔

یہ آیت قرآنی بتاتی ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صلیبی واقعہ کے بعد زمین ہی پر ایک خوشنما اور چشموں والے پہاڑی علاقہ میں پناہ گزیں ہوئے تھے۔

اس آیت کے چاروں الفاظ یعنی آوٰی۔ ربوہ۔ ذات قرار اور معین اسی حقیقت کی طرف دلالت کرتے ہیں۔

انسان جب نہایت تکلیف دہ حالت سے دوچار ہو اور اس سے بچاؤ اختیار کیا جائے تو اُس وقت 'آوٰی' کا لفظ بولا جاتا ہے۔ حضرت مسیح ابن مریم کی زندگی میں صلیبی واقعہ کے سوا کوئی اور موقعہ ہمیں نظر نہیں آتا کہ آپکو اس قسم کی تکلیف دہ اور دردناک حالت سے دوچار ہونا پڑا ہو اسی طرح ربوہ کا لفظ اونچے اور پہاڑی علاقہ کے لئے کہا جاتا ہے ان ہی معنوں میں یہ لفظ قرآن مجید میں دو مقامات میں آیا ہے۔

اسی طرح ذات قرار کے لفظ قرآن مجید میں زمین کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا امّن جعل الارْض قرارً (27:62) اللہ الذی جعل لکم الارض قرارًا (40:64) وغیرہ آیتوں میں لفظ قرار زمین ہی کے اوپر رہائش کے قابل مقام کے معنوں میں ہی استعمال ہوا ہے کہیں بھی یہ لفظ آسمان کے لئے استعمال نہیں ہوا اسی طرح معین کا لفظ بھی ان جگہوں کیلئے استعمال ہوا ہے جہاں بکثرت بہتے ہوئے پانی کے چشمے ہوں۔

گویا کہ خداتعالیٰ نے حضرت مسیح ناصری کو صلیبی واقعہ کے بعد زمین ہی کے اوپر ایسے مقام پر پناہ دی تھی جو پہاڑی علاقہ پر واقع قابل رہائش اور چشموں والا تھا۔

اِس طرح عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت یسوع مسیح صلیب پر جان دے کر تمام بنی نوع انسان کے گناہوں سے نجات کا ذریعہ ثابت ہوا بے بنیاد اور بے حقیقت ثابت ہوتی ہے۔

نجات کا تصور اسلام اور عیسائیت میں

ہر مذہب میں نجات (Salvation) کا کوئی نہ کوئی ذریعہ اور تصور اور عقیدہ پایا جاتا ہے۔ نجات ایک عربی لفظ ہے جس کے معنی چھٹکارہ پانے کے ہیں۔ مذہبی اصطلاح میں شیطان کی گرفت سے چھٹکارہ پا کر خداتعالیٰ کی پناہ میں آنے کو نجات کہتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ موجودہ عیسائیت کا تصور نجات نہایت نرالا اور انوکھا ہے جس کو عیسائیوں نے کفارہ کا نام دیا ہے۔ اس عقیدہ کا بطلان بادی النظر میں ہی سامنے آجاتا ہے۔ یہ کسی کی بھی سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے کہ انسان جو بھی گناہ کرتا ہے اس سے اسی صورت میں چھٹکارہ پا سکتا ہے جب کہ دو ہزار سال قبل ہوئے واقعہ صلیب پر ایمان لایا جاوے۔ یہ یقیناً حضرت مسیح ابن مریم کا بیان فرمودہ نہیں ہے بلکہ اس مسئلہ پر جتنے حوالہ جات ہمیں موجودہ انجیل میں نظر آتے ہیں وہ سب کے سب پولوس (سینٹ پال) کے بیان کردہ ہیں جس کا خود یسوع کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ پولوس کی حقیقت کے بارہ میں اس مضمون کے آخر میں روشنی ڈالی جائے گی۔

جب ہم نجات کے بارہ میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی تعلیمات کا مطالعہ کرتے ہیں تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے نجات کے لئے ایمان، اعمال صالحہ، بدیوں سے اجتناب اور سب سے بڑھ کر خداتعالیٰ کے فضل واحسان پر زور دیا۔ اسی طرح جب ہم اسلام اور یسوع مسیح کی تعلیمات کا موازنہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں تعلیمات میں کسی قسم کا کوئی تضاد و تباین نہیں بلکہ یکسر یکسانیت پائی جاتی ہے۔

نجات کے لئے ایمان کی ضرورت

حضرت مسیح ناصری نے ایمان کی علامات اور پرانے زمانے کے انبیاء اور دیگر اہل دین کی مثالیں دے کر حصول نجات کے لئے ایمان کی ضرورت کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ اس کی تفصیل عبرانیوں باب گیارہ ایت 1 تا 40 کا مطالعہ فرمائیں۔

اسی طرح یسوع مسیح فرماتے ہیں:

(الف) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں جو ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اسی کی ہے۔(یوحنا 6:48)

(ب) ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ خدائے واحد برحق کو اور یسوع مسیح کو جس کو تو نے بھیجا ہے پہچانیں۔ یوحنا 3:17)

اسی طرح قرآن کریم نے بھی نجات اور فلاح پانے والی علامات یوں بیان فرمائی ہیں۔

والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ہم یوقنون۔ اولٰئک علیٰ ھدًی من ربہم واولٰئک ہم المفلحون۔(سورۃ البقرہ)

یعنی جو لوگ تجھ پر (حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر) ایمان لاتے ہیں اور تجھ سے قبل جو وحی والہامات نازل ہوئے اور بعد میں جو نازل ہونگے ان پر ایمان لاتے ہیں وہی خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ اور نجات یافتہ ہیں۔

نیز فرمایا: قد افلح المؤمنون (سورۃ المؤمنون) ایمان لانے والے نجات پا گئے ہیں۔ مذکورہ دونوں حوالوں سے ثابت ہے کہ اسلام اور یسوع مسیح کی تعلیم نجات کے لئے ایمان کی ضرورت کا تقاضا کرتی ہے۔

نجات کے لئے اعمال صالحہ کی ضرورت

اسلام اور حضرت یسوع مسیح کی تعلیمات میں نجات کے لئے ایمان کے بعد اعمال صالحہ کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح ناصری، فرماتے ہیں" بھائیو! اگر کوئی کہہ دے کہ میں ایمان دار ہوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ؟ کیا ایسا ایمان اسے نجات دے سکتا ہے"(یعقوب 2:14)

نیز فرمایا: ہر طرح کی بدخواہی اور سارے فریب اور ریاکاری اور حسد اور ہر طرح کی بدگوئی کو دور کر کے نوزاد بچوں کی مانند خالص روحانی دودھ کے مشتاق رہو تا کہ اس کے ذریعہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے بڑھتے جاؤ۔(پطرس 2:12)

اس طرح قرآن کریم میں بھی متعدد جگہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کو نجات ابدی کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:

ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات کانت لہم جنات الفردوس نزلا (سورۃ الکہف)

یعنی وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں ان کے لئے جنت الفردوس میں مقرر مقام ہیں۔ یعنی ان کے لئے دائمی نجات کے تمام سامان مہیا ہیں۔ نیز فرمایا وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصالحات منہم لہم مغفرۃ و اجراً عظیماً (الفتح 50) یعنی خدا تعالیٰ نے مؤمنوں اور نیک اعمال بجالانے والوں سے یہ وعدہ فرمایا کہ ان کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

گویا کہ ان دونوں حوالوں نے واضح کر دیا کہ دائمی نجات کے لئے ایمان کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ کی بھی ضرورت ہے۔

نجات کے لئے بدیوں سے اجتناب کی ضرورت

حضرت مسیح ناصری نے حصول نجات کے لئے ہر قسم کی بدیوں سے اپنے تئیں بچانے کی ترغیب دی ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ اپنے وعظ کے دوران فرماتے ہیں

''بدی سے مغلوب نہ ہو بلکہ نیکی کے ذریعہ سے بدی پر غالب آؤ۔ اگر تو حاکم سے نڈر رہنا چاہتا ہے تو نیکی کر۔ اس کی طرف سے تیری تعریف ہوگی۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ تیری بہتری کے لئے خدا کا خادم ہے۔ لیکن اگر تو بدی کرے تو ڈر۔ (رومیو12:13)

مذکورہ بالا حوالہ کے علاوہ انجیل میں کئی ایسی روایات موجود ہیں جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نجات کے راستے میں بدیاں بڑی روک ہیں۔

قرآن مجید میں بھی سورۃ لقمان۔ سورۃ بنی اسرائیل۔ سورۃ الحجرات وغیرہ میں بدیوں سے اجتناب کی تعلیم دے کر اسے حصول جنت کا ذریعہ بتایا ہے۔ (جاری)

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۵﴾ (البقرہ-55)

طالب دعا۔

AHMAD-FRUIT-AGENCY

Commision & Forwarding Agents

ASNOOR(KULGAM) KASHMIR

ہوالشافی ہومیوپیتھک کلینک قادیان

We Treat but Allah Cures

۱) ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب Ph:(R) 70432

۲) ڈاکٹر چوہدری عبدالعزیز اختر Ph:(R) 70351

محلّہ احمدیہ قادیان

143516 پنجاب

Ph:-(Clinic) 01872 - 72278

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

NASIR SHAH

GANGTOK - SIKKIM

Watch Sales & Service

All Kind of Electronics

Export & Import Goods &V.C.D and C.D Players are Available Here

Near Ahmadiyya Mission Gangtok

Ph: 03592 - 26107

03592 - 81920

کنگسٹن سے قرطبہ تک

محترم محمد ذکریا ودک صاحب کنگسٹن۔ کینیڈا

سفر نامہ

امسال ایک دیرینہ خواہش پوری ہوئی اور وہ یہ کہ مجھے موسم گرما کے مہینوں میں برطانیہ میں لندن اور آکسفورڈ نیز اسپین کے چھ شہروں کی معلوماتی سیر کرنے کا موقعہ ملا۔ لندن میں مختصر قیام کے دوران ایک روز امپیریل کالج آف لندن دیکھنے کا موقعہ ملا جہاں مرحوم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب قریب تیس برس تک تعلیم وتدریس کا کام کرتے رہے فزکس کے ڈیپارٹمینٹ کے عین باہر دیوار پر سب سے اوپر ڈاکٹر صاحب کی دلآویز تصویر کے ساتھ ان کا نوبل پرائز کا اصل سرٹیفکیٹ نمایاں طور پر نصب ہے نیچے ان اساتذہ کی تصاویر کے فریم لٹکے ہوئے ہیں جو ماضی میں یہاں مدرس رہ چکے ہیں بعض ایک اب بھی ہیں۔ ان تصاویر کا مطالعہ بہ نظرغور کرنیکے بعد ہم نے کالج کی وسیع لائبریری کا رخ کیا اور کیٹالاگ میں عبدالسلام مرحوم کی کتب کی فہرست دیکھی بلکہ ان کے Selected Papers عزیزم انمول کے یہاں سٹوڈنٹ ہونیکے باعث مطالعہ کے لئے گھر بھی لے آئے۔

آکسفورڈ جانیکا واحد مقصد بوڈلین لائبریری Bodelian میں عربی زبان میں موجود نامور فضلائے اسلام جیسے ابن سینا الرازی اور خیام کی ہاتھ سے لکھی ہوئی سائنسی کتب Manuscripts کو جی بھر کر دیکھنا اور ان کا سرسری مطالعہ تھا۔ لائبریری میں ایسی نادر کتب کے مطالعہ کے لئے کسی یونیورسٹی سے منسلک ہونا یا کسی پروفیسر کا تصدیقی خط ساتھ ہونا لازمی ہے کہ آپ کسی خاص موضوع پر ریسرچ میں مصروف ہیں۔ یہ مسئلہ پروفیسر رابرٹ ینگ نے حل کر دیا جو اس وقت ویڈہم کالج میں انگلش کے پروفیسر اور چھ کتب کے مصنف بھی ہیں۔ ہم دونوں اس بلڈنگ میں پہنچے جہاں سے ہمیں شناختی کارڈ بنوانا تھا وہاں پر موجود سیکرٹری نے ہمارا خندہ پیشانی سے استقبال کرنے کے بعد پاسپورٹ کا مطالبہ کیا نیز ایک فارم پر کرنے کے لئے دیا۔ رابرٹ ینگ ہمارے گواہ بن گئے اور ہمارے ساتھ فارم پر دستخط کردئے۔ محترمہ نے ہماری تصویر کمپیوٹر سے لی اور تین پاؤنڈ کی فیس لے کر ہمارا شناختی کارڈ بنا دیا اس کے بعد اس نے ہم سے ایک عہد نامہ اردو میں بلند آواز میں دہرانے کے لئے کہا جسکا مقصد یہ تھا کہ میں کتابوں پر پن یا پنسل سے نہ لکھوں گا نہ ہی کسی کتاب کو ضرر دوں گا نہ ہی اس کی تصویر لوں گا۔ اس کا اصلی متن یہ ہے:۔۔۔

I hereby undertake not to remove from the liberary, or to mark, deface, or in jure, in any way, any volume, document, or other object belonging to it or in its custody; not to bring into the library or kindle any fire or flame, and not to smoke in the library; and I

promise to obey all rules of the Library.

اورینٹل لائبریری میں رابرٹ ینگ نے ہمارا تعارف بطور اسلامی سکالر کے کروایا اور سیکریٹری سے استفسار کیا کہ لائبریری میں موجود عربی مسودات کی کیٹلاگ کہاں ہے؟ ایک خاتون نہایت خموشی اور چہرہ پر مسکراہٹ دیتے ہوئے ہمیں اس جگہ لے گئی جہاں یہ کیٹلاگ دوضخیم جلدوں میں شیلف پر پڑی تھی اس نے ہمیں لائبریری کے آن لائن کمپیوٹر کا تعارف بھی کروادیا۔

میں دنیا و مافیہا سے بے غم ہوکر فہرست کے مطالعہ میں غرق ہو گیا فہرست کا سنہ طباعت 1735ء اور بڑا سائز ۳ فٹ کا تھا۔ فہرست لاطینی میں تھی مگر نیچے حاشیہ میں ہر ایک کتاب کا تعارف عربی میں بھی تھا۔ اوراق پر پڑی گرد اور اس کا کثیر استعمال بتلاتا تھا کہ مجھ سے پہلے ہزاروں افراد اس سے استفادہ کر چکے ہیں ہر کتاب کا الگ الگ کیٹلاگ نمبر تھا۔

میری دلچسپی صرف بوعلی سینا الرازی الظاہراوی جیسے نامور سائنس دانوں کی کتب میں تھی اس لئے صفحات کو بے ترتیب الٹ پلٹ کر اپنے مطلب کی کتب تلاش کرلیں اوران کا کیٹلاگ نمبر نوٹ کرلیا۔ فارم پر اپنے Id Number کے علاوہ کتاب کے نام۔ اور ریڈنگ روم کا نام لکھ کر سیکریٹری کو دے دیا۔ یہاں اس اورینٹل روم میں کتابیں ہر گھنٹہ بعد لائی جاتی ہیں اور سامنے میز پر رکھ دی جاتی ہیں میں چار فارم پر کر کے دئے اور مندرجہ ذیل کتب کا سرسری مطالعہ کیا۔ یا یوں کہہ لیں کہ جائزہ لیا۔

حیات الحیوان ۔مصنفہ الدمیری کیٹلاگ نمبر Marsh#191

کتاب الاحجر۔مسلمہ المجریطی ۔ کیٹلاگ نمبر Marsh#452

کتاب المباحثات ۔بوعلی سینا۔کیٹلاگ نمبر Hunt#534

کتاب النجاۃ ۔بوعلی سینا۔کیٹلاگ نمبر Hunt#534

حی ابن یقظان ۔بوعلی سینا۔کیٹلاگ نمبر Hunt#534

یادرہے کہ تمام کتب ہاتھ سے نہایت صفائی سے کتابت ہوئیں ہیں ان کی جلدسازی اس قدر نفیس اوراعلیٰ درجہ کی ہے کہ صفحات ابھی تک ہزار سال گزرنے کے باوجود اچھی حالت میں محفوظ ہیں۔ کتابت کی سیاہی بھی نہایت اچھی قسم کی ہے۔

دوسرے روز میں نے مندرجہ ذیل کتب کا جائزہ لیا۔۔۔۔

کتاب التصریف ۔مصنفہ الظاہراوی۔کیٹلاگ نمبر Hunt 156

مجموعہ من کلام الشیخ ابی بکر۔محمد بن باجہ الاندلسی۔کیٹلاگ نمبر Pocock 206

الحاوی فی الطب۔محمد زکریا الرازی ۔ Marsh 156 (Pandecatae)

کتاب التصریف کا میں نے سیر حاصل مطالعہ کیا کتاب میں دوصد کے قریب سرجری کے اوزاروں کی تصاویر ہیں۔ اوران اوزاروں کی تصاویر جگہ جگہ دی ہوئی ہیں تصاویر نہایت خوبصورت ہیں بعض جگہ تحریر سرخ رنگ میں بھی ہے جس کا مقصد وہی ہے جو آج کل High ligher کا ہے یہ تمام تصاویر اس اندلسی سرجن کی بنائی ہوئی ہیں۔ بعض جگہ عنوانات جلی حروف میں ہیں۔ کتاب نہایت عمدہ حالت میں ہے باوجود ایک ہزار سال گزرنے کے۔

میں نے اس علاوہ اندلسی عالم ابوالصلت کی کتاب الادویۃ المفردۃ لابی الصلت بھی سرسری طور پر دیکھی۔ اس کیٹلاگ کے ساتھ شیلف پر دو جلدوں میں ایک اور کیٹلاگ بھی تھی جس میں اسلامی سپین کے علمائے کرام اوران کی کتب کی

کیٹ لاگ موجود تھی پھر لائبریری میں ایک ساتھ والے شیلف پر فارسی زبان میں کتب تھیں دوسرے شیلف پر عربی میں کتب بھی تھیں جن میں ابن قفطی کی تاریخ الحکماء کا میں نے سرسری مطالعہ کیا۔غرضیکہ یہ لائبریری دیکھنے کے لائق ہے۔ایک دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ جب میں نے ان نایاب کتب کو اپنے ہاتھوں میں پایا۔ایک عجیب کیفیت تھی میرے ہاتھوں پر اگر کوئی ہیرا یا قیمتی لعل و جوہر رکھ دیتا تو اس کی وہ قیمت نہ ہوتی جو ان نایاب اور نادر کتب کی تھی۔ جناب بوعلی سینا کو کیا علم تھا کہ ایک کمیاب و خاکستر انسان کینڈا سے آئیگا اور میری کتاب کو اپنے ہاتھوں میں پا کر اسقدر پھولے نہ سمائیگا۔

لندن واپس آنے سے قبل ہم نے یونیورسٹی کیمپس کی سیر کی۔ سترویں صدی کی ایک رصد گاہ کی عمارت دیکھی جو Observatory street پر واقع ہے۔اس وقت یہ بند تھی اس لئے باہر سے ہی اس کو بغور دیکھا۔عمارت کے عین اوپر ستاروں کے نشان بنے ہوئے تھے جیسے Taurus, Pisces, Scorpion اور جو عربوں کی ایجاد تھے۔

شہر میں ایک بلڈنگ پر یہ تختی نصب دیکھی۔۔۔۔

In a house at this site between 1655 and 1668 lived Robert boyle. Here he discovered boyles law and made experiments with an Air pump designed by his assistant robert hooke, inventor scientist and architect who made a microscope and thereby first identified the living cell.

کچھ فاصلے پر ایک بہت پرانا مینار تھا جہاں سے آکسفورڈ کا نظارہ کیا جا سکتا تھا ہم نے اس سے بھی فائدہ اٹھایا اور اوپر جا پہنچے۔ جہاں چاروں طرف جانے کے لئے جگہ بہت تنگ تھی اس لئے انتظامیہ والے صرف چھ لوگوں کو ایک وقت پر اوپر جانے دیتے تھے نوجوان دوشیزائیں ملیں جو روس سے یہاں سیر و سیاحت کے لئے آئی تھیں جب میں نے ذکر کیا کہ میں کینیڈا سے آیا ہوں تو وہ مسکرا دیں۔ سہ پہر کے وقت ہم بس لے کر واپس لندن آ گئے جہاں سے ہمیں کچھ روز بعد سپین جانا مقصود تھا۔ایک روز ہم لندن کا مشہور زمانہ سائنس میوزیم دیکھنے بھی گئے سارا دن وہاں رہے اس کے باوجود تمام اشیاء نہ دیکھ سکے۔ میوزیم کا وہ حصہ بہت دلچسپی کا مرکز تھا جہاں سورج گرہن پر معلومات اور تصاویر نمائش کے لئے موجود تھیں کیونکہ ان دنوں برطانیہ میں گیارہ اگست کو ہونے والے سورج گرہن کا بہت چرچا تھا۔ مجھے اصطرلاب دیکھنا مقصود تھا۔ بہت تلاش کیا مگر نہ ملا وہاں اس کی تلاش میں چوتھے فلور پر جا پہنچے جہاں میڈیسن کا سیکشن ہے اس میں Islam Pharmacology پر نمائش بہت پر از معلومات تھی ایک فقرہ یہ لکھا تھا۔

Were it not for Islam, Greek learning might not have survived the Dark Ages.

سپین میں آمد:

لندن سے ہم ڈھائی گھنٹہ کی برٹش ائرویز سے پرواز کے بعد مالاگا ائرپورٹ پر اترے جو اعلیٰ قسم کی بیچز ہونے کے باعث برٹش اور جرمن ٹورسٹ کا فورٹ سپاٹ ہے ہزاروں افراد یورپ سے

یہاں ساحل سمندہ پر سیر وتفریح کے لئے جوق در جوق آتے ہیں۔

مالاگا ائیر پورٹ پر عزیزم عبد الباسط ہمیں لینے کے لئے آئے ہوئے تھے سپین اور لندن کا آپس میں وقت میں ایک گھنٹہ کا فرق ہے ائر پورٹ سے باہر ہوتے ہی گرم موسم کا احساس ہو گیا کچھ ہی دور ہمیں پام ٹریز نظر آئے اور احساس ہوا کہ ہم سپنوں کی زمین میں وارد ہو گئے ہیں۔ عبد الباسط قرطبہ سے کوئی تیس کلو میٹر دور شہر El Carpio میں رہتے ہیں اس کا اصل نام الکوثر تھا مالاگا سے ان کے گھر کا سفر کوئی ڈھائی گھنٹہ کا ہے جو باتیں کرتے کرتے ختم بھی ہو گیا۔ راستہ میں زیتون کے درخت سڑک کے دونوں طرف میل ہا میل تک نظر آ رہے تھے اس چیز نے مجھے بہت متاثر کیا کیونکہ اس کے علاوہ ہر طرف خشکی ہی خشکی تھی سبزہ کہیں بھی نظر نہ آیا معلوم ہوا کہ زیتون کا تیل اس خطہ زمین میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ زیتون کے تیل کا استعمال مجھے لوگوں میں بھی نظر آیا نارتھ امریکہ کی نسبت یہاں کے مرد وخواتین پتلے اور صحت مند نظر آئے۔ لوگوں کے جسم میں Fat بالکل نظر نہ آیا۔ لوگ چھوٹے قد کے تھے مگر ہنس مکھ اور باتونی۔ الکوثر شہر کے پاس پہنچے تو سڑک پر الو بیٹھا جو نظر آیا جو یک لخت ہیڈ لائٹ کی روشنی پڑنے پر مبہوت ہو گیا تھا یوروپ کا الو بہت عقل مند ہے قبل اس کے میں اس کو کار سے نکل کر پکڑتا وہ رات کے اندھیرے میں رفو چکر ہو گیا۔ سپین میں قیام کے دوران قرطبہ، غرناطہ، مالاگا، سیول، میڈرڈ اور ٹولیڈو کی سیر کا موقعہ ملا۔

(جاری)

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆

Love for All, Hatred for None

M. C. Mohammad

Kodiyathoor

SUBAIDA TIMBER

Dealers In :

TEAK TIMBER, TIMBER LOG, TEAK POLES & SIZES TIMBER MERCHANTS

Chandakkadave, P.O. Feroke
KERALA - 673631
☎ : 0495 - 403119 (O)
402770 (R)

NAVNEET JEWELLERS

Ph. (S) 70489
(R) 70233, 70847

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All Kinds of *rings* & *"Alaisallah"* rings olso sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

تقویم ھجری شمسی کا اجراء----8

ماہ ظہور بمقابل ماہ اگست

اعتماد: کتابچہ شان خاتم الانبیاء

وہ نور جو تھا عرش پہ سب سے چھپا ہوا وہ نور جو تھا وسیلۂ آدم بنا ہوا
اس نور سے تھا نوحؑ کا طوفان تھما ہوا وہ نور تھا کلیمؑ پہ سایہ کیا ہوا
ظاہر جہاں میں جیسے ہی وہ نور ہو گیا ہر ذرہ اس زمین کا ایک طور ہو گیا

از مکرمہ منصورہ اللہ دین صاحبہ حیدرآباد

قارئین کرام! مذاہب عالم کی تاریخ کا اہم ترین واقعہ ہمارے سیدو مولیٰ افضل الانبیاء خیرالاصفیاء محمد مصطفیٰ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور ظہور اسلام ہے۔ تین سو ساٹھ بتوں کے پجاریوں کو خدائے واحد کے آستانہ پر جھکا دینا اور سرکش و متمرد طبیعتوں کو ''اسلام'' کے سانچے میں ڈھال کر مطیع و فرمابردار بنا دینا آپؐ ہی کا اعجازی کارنامہ ہے اور اسی کارنامۂ عظیم کی یادگار کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ماہِ اگست کا نام ہجری شمسی تقویم میں ظہور تجویز فرمایا۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسند رسالت کو اپنے وجود سے عزت دی تو وہ زمانہ ایک ایسا تاریک زمانہ تھا کہ کوئی پہلو دنیا کی آبادی کا بدچلنی اور بدعقیدگی سے خالی نہ تھا۔ اہل عرب تو انتہائی درجہ کی وحشیانہ حالت تک جا پہنچے تھے۔ کوئی نظام انسانیت کا ان میں باقی نہ رہا تھا۔ ایسے وقت میں پیغمبر عالم حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عرب کے مرکزی شہر مکہ معظمہ میں 20 اپریل 570 کو ولادت باسعادت ہوئی۔ اس موقع پر حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کو ایک حیرت انگیز کشفی نظارہ دکھلایا گیا۔ آپ فرماتی ہیں۔

''میں نے اس وقت دنیا کے مشارق و مغارب کا معائنہ کیا، میں نے دیکھا تین جھنڈے نصب کئے گئے۔ ایک مشرق اور دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبہ کی چھت پر نصب کیا گیا۔ اس وقت مجھے درد زِہ ہوا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ ولادت کے بعد میں نے آپؐ کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ سجدے کی حالت میں ہیں اور انگلیوں کو اسطرح اُٹھائے ہوئے ہیں جیسے کوئی گریہ وزاری کرنے والا اُٹھاتا ہے۔ پھر میں نے سفید ابر دیکھا جو آسمان کی جانب سے آرہا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے آپ کو مجھ سے روپوش کر لیا۔ پھر وہ غائب ہو گیا۔ پھر میں نے ایک منادی کی آواز سنی جو کہ رہا تھا۔ ''محمد (ﷺ) کو زمین کے مشارق و مغارب میں لے جاؤ اور سمندروں کی سیر کراؤ تا کہ وہ سب آپؐ کے نام نامی، اوصافِ گرامی اور صورتِ گرامی کو پہچان لیں اور جان لیں کہ آپؐ کا اسمِ گرامی اور نامِ نامی دریاؤں میں ماحی رقم کیا گیا

ہے کیونکہ شرک اور اس کے لوازمات واسباب کو آپؐ کے زمانہ میں مٹادیا جائیگا۔" پھروہ ابر جلد ہی آپ کے پاس سے ہٹ گیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ آپؐ سفید اون کے کپڑے میں ملبوس ہیں اور آپؐ کے نیچے سبز حریر کا بچھونا ہے اوراپ آبدار موتیوں کی تین کنجیاں ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں اُسی وقت کسی کہنے والے نے کہا۔" محمد (ﷺ) نے نصرت، غلبہ اور نبوت کی کنجیاں دستِ مبارک میں لے رکھی ہیں۔" اس کے بعد ایک اور ابر سامنے آیا اس میں گھوڑوں کے ہنہنانے اور پرندوں کے بازوؤں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یہاں تک کہ اس نے بھی آپ کو مجھ سے پوشیدہ کر دیا۔ اور آپؐ میری نظر سے اوجھل ہوگئے۔ میں نے منادی کو ندا کرتے سنا کہ محمد (ﷺ) کو شرق وغرب اور انبیاء علیہم السلام کی مولدات پر لے جاؤ اور آپؐ کے حضور جن وانس اور وحوش وطیور کی روحوں کو پیش کرو اور آپؐ کو حضرت آدمؑ کی صفا، حضرت نوحؑ کی رقّت، حضرت ابراہیمؑ کی خلّت، حضرت اسمٰعیلؑ کی زبان، حضرت یعقوبؑ کی مسرت، حضرت یوسفؑ کا جمال، حضرت داؤدؑ کی آواز، حضرت ایوبؑ کا صبر، حضرت یحییٰؑ کا زہد، اور حضرت عیسٰیؑ کا کرم عطا کرو اور تمام نبیوں کے اخلاق حمیدہ اور فضائلِ جلیلہ سے آراستہ کردو۔ علیٰ نبیّنا وعلیہم السلام۔ اس کے بعد وہ ابر چھٹ گیا۔ اور میں نے آپ کو موجود پایا۔ آپؐ لپٹے ہوئے سبز حریر کو تھامے ہوئے تھے پھر کسی کو کہتے سنا کہ خوشی ہے خوشی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دنیا کو تھامے رکھا ہے اور کوئی مخلوق نہیں جو آپؐ کے حلقۂ نبوت سے باہر ہو"۔

((ترجمہ) الخصائص الکبریٰ جلد 1 صفحہ 48)

قارئین کرام! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام سلسلہ انبیاء میں واحد نبی ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ منادی فرمائی کہ آپؐ دنیا بھر کی تمام قوموں تمام نسلوں اور تمام ملکوں کی اصلاح کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں اور مشرق ومغرب میں کوئی ایک فرد بھی آپؐ کے دائرہ رسالت سے الگ نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔

"وَ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا"

یعنی ہم نے تجھ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف (جن میں سے ایک بھی تیرے حلقۂ رسالت سے باہر نہ رہے) ایسا رسول بنا کر بھیجا ہے جو (مومنوں کو) خوشخبری دیتا ہے اور (کافروں) کو ہوشیار کرتا ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ" کی صدائے ربانی پر خدائے واحد کے پیغام کی منادی کا آغاز فرمایا جس پر مردوں میں سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ خواتین میں سے حضرت خدیجہ الکبریٰؓ، بچوں میں سے سیدنا حضرت علیؓ ابن ابی طالب اور غلاموں میں سے حضرت زیدؓ بن حارثہ سب سے پہلے داخل اسلام ہوئے۔ دنیا میں اسلام کا یہ پہلا قافلہ تھا۔ تین برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت خاموشی اور رازداری کے ساتھ فریضۂ تبلیغ ادا فرمایا۔ بعد ازاں فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ کا حکم ملتے ہی پہلے تو کوہِ صفا پر قریش کے ایک بڑے اجتماع کو تبلیغی خطاب فرمایا۔ اور پھر حرم کعبہ میں بت پرستی کے خلاف علم جہاد بلند کر دیا۔ چاروں طرف سے لوگ شہ لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹوٹ پڑے آپؐ کے ربیب حضرت حارث بن ابی ہالہ نے بچانا چاہا لیکن انھیں نہایت بیدردی سے شہید کر دیا گیا۔ اسلام کی راہ میں یہ پہلا خون تھا جس سے خانۂ کعبہ کی سرزمین پاک رنگین ہوئی۔ مخالفت کا ہولناک طوفان اُٹھ کھڑا ہوا اور نہ صرف بلند پایہ صحابہؓ اور صحابیاتؓ پر جور وستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مظالم کی انتہا کر دی گئی۔ لیکن جوں جوں کافروں کی آتش انتقام تیز اور وسیع تر ہوتی گئی۔ آنحضورؐ کے جذبۂ تبلیغ میں بھی حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوتا چلا گیا۔ بالآخر قریش مکہ کے ایک وفد نے حضرت ابو طالب

سے شدید احتجاج کیا۔لیکن اس کا بھی جب کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا تو اس واقعہ کے بعد آپ کو اور آپؐ کے صحابہ کو ''شعب ابی طالب'' (ابو طالب کی ایک گھاٹی) میں اڑھائی تین سال تک ظالمانہ طور پر نظر بند کر دیا گیا۔اسی زمانہ میں آپؐ نے حج کے موقعہ پر آنے والے قبائل سے ملاقاتیں کیں اور بیرون عربوں کی فرودگاہوں پر جا جا کر دعوتِ اسلام دی۔

بعد ازاں جب محاصرہ اُٹھ گیا تو حضور نے طائف کے رؤساء پر اتمام حجت کرنے کے لئے چالیس میل کا سفر اختیار کیا۔مگر ان بدبختوں نے کتے اپنے ساتھ لئے۔شہر کے اوباش لڑکوں کی جھولیوں میں پتھر ڈال کر آپؐ کے پیچھے لگا دیا۔جنہوں نے آپؐ پر نہایت بیدردی سے پتھر برسانے شروع کئے۔جس سے آپ کا سارا بدن لہولہان ہو گیا اور زمین آپؐ کے اس مقدس خون سے گویا تر بتر ہو گئی جسکا ایک ایک قطرہ پوری کائنات سے زیادہ قیمتی اور بابرکت تھا یہ لوگ برابر تین میل تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے اور سنگ باری کرتے رہے۔اس دوران پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہوا کہ مجھے خدا نے بھیجا ہے تاکہ اگر حکم ہو تو میں طائف کے دونوں پہاڑ پیوست کر کے اہل طائف کو صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالوں مگر رحمۃ العالمینؐ نے جواب دیا۔''ہرگز نہیں! مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہی میں سے وہ لوگ پیدا کر دے گا جو خدائے واحد کے سچے پرستار ہوں گے۔'' دراصل آپؐ کے اس زبردست یقین اور توکل کے پیچھے وہ آسمانی بشارتیں جلوہ گر تھیں۔جو رب العالمین کی طرف سے آپ کو منصب رسالت پر فائز ہونے کے بعد وقتاً فوقتاً دی گئیں اور بتایا گیا کہ حالات بالآخر ایسے رنگ میں پلٹا کھائیں گے کہ اسلام کی اشاعت اور اس کے ہمہ گیر غلبہ کا خدائی منصوبہ بہر حال کامیاب ہو کر رہے گا اور حق و صداقت کی آواز کو دبانے کے سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

مثلاً ان پر آشوب اور پر فتن ایام میں جبکہ حضورؐ پر اور حضورؐ کے مخلص صحابہؓ پر انسانیت سوز اور شرمناک مظالم ڈھائے جا رہے تھے اور حکومت کو کوئی واہمہ بھی ان کے ذہن میں نہیں تھا اور نہ مکہ والوں کے خواب و خیال میں بھی یہ بات آسکتی تھی کہ مظلوم اور نہتے مسلمان بادشاہ بن جائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ القمر میں یہ حیرت انگیز خبر دی کہ عنقریب اسلامی حکومت قائم ہو گی اور عرب کے تمام قبائل، اسلام کے اثرات صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لئے اس پر حملہ کر دیں گے مگر شکست فاش کھائیں گے۔

قارئین کرام! اس پر شوکت خبر کے بعد کفار عرب نے ہر طرف سے تبلیغ کے دروازے بند کر رکھے تھے کہ اسی دوران مدینہ کے چھ آدمی حج کے ایام میں آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر ایمان لے آئے۔پھر واپس جا کر اس بے جگری سے دعوت الی اللہ میں سرگرم عمل ہو گئے کہ مدینہ میں نہایت تیزی سے اسلام پھیلنے لگا جب مدینہ میں لوگوں کی خاص تعداد مسلمان ہو گئی تو کفار مکہ نے حضورؐ کے قتل کا ناپاک منصوبہ بنایا جس پر آپؐ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہجرت کر کے مدینہ شریف لے گئے۔اس طرح خدائی پیشگوئی کے عین مطابق اسلامی بادشاہت معرض وجود میں آگئی اور قریش کے غصہ کی کوئی انتہا نہ رہی اور انہوں نے 2ھ ہجری میں ایک بڑی فوج لے کر مدینہ پر چڑھائی کر دی۔مسلمانوں کی تعداد صرف 313 تھی۔بدر کی پہاڑی پر مقابلہ شروع ہوا۔اتنی بڑی فوج کے مقابلہ میں گنتی کے چند نہتے اور کمزور مسلمانوں کی بساط ہی کیا تھی؟ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ الوہیت میں سجدہ ریز ہو گئے اور گڑگڑا کر دعا مانگی۔چند گھنٹوں کے اندر اندر قریش کو مکمل شکست ہوئی اور ان کے بڑے بڑے آزمودہ کار جرنیل کام نہ آئے۔قریش مکہ اگلے سال اُحد کے میدان میں پھر برسر پیکار ہوئے۔اس دفعہ بھی ان کے حملہ کا اصل مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنا تھا۔لڑائی کے دوران انہوں نے آنحضورﷺ کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔مگر جان نثار صحابہ نے آپ کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں لُٹا دیں اور دشمن اپنے مقصود میں بری طرح ناکام رہا۔اس کے بعد انہوں نے مدینہ کے یہودیوں کے ساتھ مل کر زبردست سازش کی اور 5ھ میں عرب کے تمام قبائل سمیت 24 ہزار کی تعداد میں اسلامی حکومت پر حملہ آور ہو گئے۔مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کوئی تین ہزار تھی۔دشمن کی کامیابی بظاہر یقینی تھی مگر رات کو سخت آندھی چلی، سپاہیوں نے بدحواس ہو کر بھاگنا شروع کر دیا اور جنگ کا میدان جنگل کی طرح ویران ہو گیا۔اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کو بذریعہ الہام خبر دی کہ ہم نے تمہارے دشمن کو بھگا دیا ہے۔اسطرح سورۃ قمر کی حیرت انگیز پیشگوئی کہ

کافر پیٹھ کر بھاگ جائیں گے پوری ہوگئی۔

قارئین کرام! آنحضورؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کو قریباً 28 چھوٹی بڑی مہمات میں مجبوراً مشغول ہونا پڑا۔ جس سے اشاعت اسلام کی راہ میں سخت رکاوٹ پیدا ہوگئی۔ لیکن 6ھ کی صلح حدیبیہ سے اشاعت اسلام کا سنہری باب شروع ہوا جبکہ قریش کے سات صلح کا معاہدہ ہوجانے کے نتیجہ میں ملک میں عارضی امن کی صورت پیدا ہوگئی۔ آپؐ نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک ایسا اشاعتی کارنامہ سرانجام دیا جس کی مثال پہلے نبیوں میں نہیں ملتی۔ آپؐ سے قبل کسی اور نبی نے غیر قوموں کے بادشاہوں کی طرف دعوت کے خط نہیں لکھے۔ کیونکہ وہ دوسری قوموں کی دعوت کے لئے مامور نہ تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہلو سے بھی عالمگیر تبلیغ کا حق ادا کر دیا اور عرب و عجم کے بڑے بڑے شہنشاہوں اور بادشاہوں اور حاکموں کے نام تبلیغی خطوط لکھوا کر بھجوائے۔

8ھ ماہ رمضان میں قریش مکہ کی معاہدہ شکنی کے نتیجہ میں رسول کریمؐ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ میں فاتحانہ شان کے ساتھ داخل ہوئے۔ اس موقع پر آپؐ نے ان تمام خونی اور خطرناک مجرموں کے لئے جنہیں دنیا کا کوئی قانون معاف نہیں کرسکتا تھا، بے نظیر اور محیر العقول حلم و رحم سے کام لے کر عفو عام کا شاہی اعلان کر دیا۔ یہ ایک بے مثال عملی تبلغ تھی جس نے قریش مکہ کے عقیدہ کفر و شرک کو پاش پاش کر کے رکھ دیا اور ان کی اکثریت نے ایک ہی دن میں مسلمان ہوکر آپؐ کی بیعت کرلی خانہ کعبہ سے تین سو ساٹھ بتوں کو نکال کر پھینک دیا گیا۔ فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی کثرت کے ساتھ عرب کے مختلف حصوں اور علاقوں میں دین اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے مبلغ اور واعظ روانہ فرمائے جنہوں نے ہر قبیلہ کا دورہ کر کے خدا کا پیغام پہنچایا۔ ان تبلیغی مہمات کے نتیجہ میں قبول اسلام کے لئے اس کثرت سے مختلف قبائل کے وفود مدینہ آنے لگے کہ ملک کے ہر طرف یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجاً کا ایسا نظارہ سامنے آگیا کہ چشم فلک نے اس سے پہلے کبھی اس کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔

قارئین کرام! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت الی اللہ کا یہ کمال اعجاز ہیکہ آپؐ اس دنیا سے اس وقت تک رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ خدا کی بادشاہت دوبارہ زمین پر قائم نہیں ہوگئی۔ اور ایسا انقلاب عظیم رونما ہوا کہ لاکھوں دل حق اور راستی کی طرف کھینچے گئے اور لاکھوں سینوں پر کلمہ طیبہ کا نقش جم گیا اور وہ جزیرۂ عرب جو بجز بت پرستی کے اور کچھ نہیں جانتا تھا، سمندر کی طرح خدا کی توحید سے بھر گیا۔ سبحان اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپؐ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زیادہ سے زیادہ اسلام واحمدیت کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین (جاری)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ضروری اعلان

مشکوٰۃ کے مئی کے شمارہ کے صفحہ 29 پر معلومات کے عنوان سے جو باتیں بیان کی گئی ہیں اس کا حوالہ درج کرنے سے رہ گیا تھا قارئین نوٹ کرلیں کہ وہ ساری باتیں مکرم ماسٹر امام علی صاحب کی کتاب ''دلچسپیاں'' سے ماخوذ ہیں جو دارالبرکات ربوہ پاکستان سے شائع ہوئی ہے۔

(ادارہ)

MANUFACTURERS.
EXPORTERS & IMPORTERS
OF
ALL KINDS OF FASHION
LEATHER

janic eximp

16D, TOPLA 2ND LANE KOLKATA-39

PH :91-33-344 0150 FAX :91-33-344 0150
MOB :098310 75426 E-mail :janiceximp@usa.net

انٹرنیٹ

مرسلہ: محمد جلال الدین شمس

۲۱ ویں صدی کے انفارمیشن سپر ہائی وے کی دوڑ میں کیا آپ ایک ایسے مواصلاتی نظام کا تصور کر سکتے ہیں جس کے ذریعہ آپ دنیا بھر کی معلومات چند منٹوں میں حاصل کر سکتے ہیں۔ اور وہ بھی صرف اپنے ایک چھوٹے سے کمپیوٹر کے ذریعہ! جی ہاں یہ ممکن ہے۔ بشرطیکہ آپ کا کمپیوٹر انٹرنیٹ سے جڑا ہو۔ انٹرنیٹ دراصل دنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر نیٹ ورک ہے جس سے تقریباً 160 ملکوں کے 50 ملین افراد براہ راست جڑے ہوئے ہیں۔ اس نٹ ورک کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ آپ منٹوں میں اس مواصلاتی نظام کے ذریعہ کسی بھی ایسے شخص سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں جو آپ ہی کی طرح اس نظام سے جڑا ہوا ہو۔ انٹرنیٹ دراصل کئی چھوٹے چھوٹے کمپیوٹر نٹ ورک اور مواصلاتی نظام کا مجموعہ ہے۔ اس نٹ ورک کی مدد سے آپ کا پرسنل کمپیوٹر ایک پرسنل پرنٹنگ پریس پوسٹ آفس اور ٹیلی ویژن بھی بن چکا ہے۔ اب تو آپ کو علیحدہ علیحدہ ان مختلف اشیاء کو رکھنے کی ضرورت بھی نہیں۔

اگر آپ آکسفورڈ لائبریری میں کسی مخصوص شعبہ کی ایک کتاب کے چند اوراق کی فوٹو کاپی لینا چاہتے ہیں تو آپ اپنے کمپیوٹر کے انٹرنیٹ کے ذریعہ اس لائبریری میں داخل ہو کر اس مخصوص کتاب کے ان اوراق کو اپنے مانیٹر پر لا کر پڑھ سکتے ہیں۔ اور اپنے ہارڈ ڈسک میں ان صفحات کی نقل کر سکتے ہیں۔ یہ چند منٹوں میں ممکن ہے۔ اگر آپ کی یہ جاننے کی خواہش ہے کہ امریکہ کے صدر کے وہائٹ ہاؤس کا انتظام وانصرام کیسا ہے؟ نیز اگر آپ اس کی سیر کرنا چاہتے ہیں تو یہ بھی ممکن ہے۔ اپنے کمپیوٹر کے چند بٹنوں کو دبانے کے بعد ہی آپ کو مانیٹر پر یہ سب نظر آجائے گا۔ وہائٹ ہاؤس میں خوش آمدید۔ اب آپ آرام سے اس کی سیر کر سکتے ہیں۔ اگر آپ اپنے کسی دوست کو جو کہ کینڈا میں رہتا ہے۔ خط لکھنا چاہتے ہیں۔ تو انٹرنیٹ کے ذریعہ یہ بھی ممکن ہے۔ اس دوست کے انٹرنیٹ پتہ پر آپ اپنا خط کمپیوٹر کے مواصلاتی نظام کے ذریعہ بھیج دیجئے۔ چند منٹوں میں وہ خط آپ کے دوست کے پاس پہنچ جائے گا۔ اور بہت ممکن ہے کہ اس روز آپ کے دوست کے ذریعہ بھیجا ہوا خط (جواب) بھی آپ کو موصول ہو جائے۔ یہی دراصل انٹرنیٹ الکٹرونک میل (E.Mail) ہے۔ غرض اس طرح انٹرنیٹ معلومات کا وہ خزانہ ہے۔ جس کے ذخیرے کا کوئی اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ علم وہ سمندر ہے جس سے صرف ایک قطرہ ہی ہم پانے کے اہل ہو سکتے ہیں۔ نئی صدی میں اگر کوئی واحد اور مؤثر نظام ایک دوسرے سے متعارف ہونے کا ہوگا تو وہ صرف انٹرنیٹ ہوگا۔

انٹرنیٹ کی تاریخ

انٹرنیٹ دراصل ساٹھ کی دہائی میں امریکہ کے پنٹاگون اور اس کے دفاعی نظام میں داخل کیا گیا۔ جب یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ ایک ایسا قابل اعتماد مواصلاتی نظام فروغ دیا جائے جو بغیر خرابی کے چوبیس گھنٹے کام کر سکے۔ اس قابل اعتماد نظام کو دراصل

روس کے عزائم سے باخبر رکھنے کے لئے 1969ء میں امریکہ نے اپنے دفاعی نظام میں داخل کیا۔

دھیرے دھیرے اس نٹ ورک کا استعمال عسکری اداروں کے علاوہ بڑے بڑے تعلیمی اور تحقیقی اداروں نے بھی شروع کیا اور اس سے غیر معمولی فائدے حاصل ہونے لگے۔1990ء کی دہائی میں امریکہ نے اس نظام کو تجارتی اداروں کے علاوہ عام افراد کے لئے بھی کھول دیا۔اب صورت حال یہ ہے کہ تقریباً ایک کروڑ افراد صرف امریکہ میں ہی انٹرنیٹ سے جڑے ہوئے ہیں۔اوران کی تعداد میں روز بروز اضافہ جاری ہے۔

ہندوستان میں مواصلاتی نظام کو 1980ء کی دہائی سے ہی ارنٹ (Ernet) اور نک نیٹ (Nicnet) جیسے تعلیمی اور تحقیقی اداروں میں کام کر رہا تھا۔لیکن اس کی غیر معمولی اہمیت وافادیت کے پیش نظر اگست 1995ء میں اسے عام افراد کے لئے کھول دیا گیا۔اگر کوئی شخص اس نظام میں داخل ہونا چاہتا ہے۔تو وہ ودیش سنچار نگم لیمیٹڈ (VSNL) کے گیٹ وے انٹرنیٹ اکسس سروس (G.I.A.S) کا ممبر بن سکتا ہے۔اس نٹرنیٹ کے نظام سے جڑ کر کوئی شخص آسانی سے اپنا الکٹرانک میل یا کسی طرح کا دستاویز دنیا کے کسی بھی حصے میں بھیج سکتا ہے۔یا دنیا کے کسی گوشے سے کسی بھی طرح کی معلومات حاصل کر سکتا ہے۔

ہندوستان میں بہت سارے پرائیویٹ نٹ ورک اسی (VSNL) کے انٹرنیٹ گیٹ وے کے ذریعہ جڑے ہوئے ہیں۔جن میں کچھ قابل ذکر نام اس طرح ہیں۔

R.P.G sprint, Business India Access, Dart Net, C.M.C Mail وغیرہ۔مگر اب آئے دن نئے نئے پرائیویٹ انٹرنیٹ سروس اداروں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ مثلاً Satyam، Dsnl، Dishnet، Glide، Mantra، Bsnl وغیرہ۔

انٹرنیٹ سے منسلک ہونے کا طریقہ

ہندوستان میں VSNL کی انٹرنیٹ سروس سے جڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کے پاس ایک پرسنل کمپیوٹر ہو۔ایک ٹیلیفون لائن اور ایک اچھا سا ماڈیم Modem ہو اور ساتھ میں ودیش سنچار نگم لمیٹیڈ میں آپ کا رجسٹریشن ہو۔ ماڈیم دراصل وہ الیکٹرونک آلہ ہے جو کہ کمپیوٹر کے تمام اعداد وشمار کو خاص شکل میں تبدیل کر کے خاص رفتار میں آپ کے ٹیلی فون لائن کے ذریعہ دوسری جگہ بھیج دیتا ہے۔ساتھ ہی ساتھ یہ ایسے تمام اعداد وشمار کو حاصل بھی کرتا ہے۔جو آپ کے کمپیوٹر کو ترسیل کئے جاتے ہیں۔

انٹرنیٹ کے ذریعہ جہاں ایک طرف دنیا بالکل سمٹ کر آپ کے چھوٹے سے کمپیوٹر میں سما گئی ہے۔ وہیں دوسری طرف مغربی ممالک اور امریکہ کے سرمایادارانہ اور غیر اخلاقی افکار وخیالات کی ایک یلغار سی ہو رہی ہے۔ انٹرنیٹ نے صارفیت (Consumerism) کے تصور کو اس قدر بڑھا دیا ہے کہ انسان مادیت کی انتہا پر پہنچتا چلا جا رہا ہے۔ انٹرنیٹ کے منفی اثرات خاص کر بچوں پر بھی بہت زیادہ پڑ رہے ہیں۔انٹرنیٹ کے عریانیت بھرے غیر اخلاقی پروگرام بچوں کے ذہن پر بہت خراب اثر ڈال رہے ہیں۔

اور یہ ہے آپ کا انٹرنیٹ جس کے بارے میں اب تک کے معلومات فراہم ہو سکے پیش کر دئے۔آئندہ انشاء اللہ کوئی تبدیلی یا اضافہ کی باتیں فراہم ہونے پر پھر پیش کئے جائیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

روس کے عزائم سے باخبر رکھنے کے لئے 1969ء میں امریکہ نے اپنے دفاعی نظام میں داخل کیا۔

دھیرے دھیرے اس نٹ ورک کا استعمال عسکری اداروں کے علاوہ بڑے بڑے تعلیمی اور تحقیقی اداروں نے بھی شروع کیا اور اس سے غیر معمولی فائدے حاصل ہونے لگے۔ 1990ء کی دہائی میں امریکہ نے اس نظام کو تجارتی اداروں کے علاوہ عام افراد کے لئے بھی کھول دیا۔اب صورت حال یہ ہے کہ تقریباً ایک کروڑ افراد صرف امریکہ میں ہی انٹرنیٹ سے جڑے ہوئے ہیں۔اوران کی تعداد میں روز بروز اضافہ جاری ہے۔

ہندوستان میں مواصلاتی نظام گو 1980ء کی دہائی سے ہی ارنٹ (Ernet) اور نک نیٹ (Nicnet) جیسے تعلیمی اور تحقیقی اداروں میں کام کررہا تھا۔لیکن اس کی غیر معمولی اہمیت وافادیت کے پیش نظر اگست 1995ء میں اسے عام افراد کے لئے کھول دیا گیا۔اگر کوئی شخص اس نظام میں داخل ہونا چاہتا ہے۔تو وہ ودیش سنچار نگم لیمیٹڈ (VSNL) کے گیٹ وے انٹرنیٹ اکسس سروس (G.I.A.S) کا ممبر بن سکتا ہے۔اس نٹرنیٹ کے نظام سے جڑ کر کوئی شخص آسانی سے اپنا الکٹرانک میل یا کسی طرح کا دستاویز دنیا کے کسی بھی حصے میں بھیج سکتا ہے۔یا دنیا کے کسی گوشے سے کسی بھی طرح کی معلومات حاصل کرسکتا ہے۔

ہندوستان میں بہت سارے پرائیویٹ نٹ ورک اسی (VSNL) کے انٹرنیٹ گیٹ وے کے ذریعہ جڑے ہوئے ہیں۔جن میں کچھ قابل ذکر نام اس طرح ہیں۔

R.P.G sprint, Business India Access, Dart Net, C.M.C Mail وغیرہ۔مگر اب آئے دن نئے نئے پرائیویٹ انٹرنیٹ سروس اداروں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ مثلاً Satyam، Dsnl، Dishnet، Glide، Mantra، Bsnl وغیرہ۔

انٹرنیٹ سے منسلک ہونے کا طریقہ

ہندوستان میں VSNL کی انٹرنیٹ سروس سے جڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کے پاس ایک پرسنل کمپیوٹر ہو۔ایک ٹیلیفون لائن اور ایک اچھا سا ماڈیم Modem ہو اور ساتھ میں ودیش سنچار نگم لمیٹڈ میں آپ کا رجسٹریشن ہو۔ ماڈیم دراصل وہ الیکٹرونک آلہ ہے جو کہ کمپیوٹر کے تمام اعداد وشمار کو خاص شکل میں تبدیل کر کے خاص رفتار میں آپ کے ٹیلی فون لائن کے ذریعہ دوسری جگہ بھیج دیتا ہے۔ساتھ ہی ساتھ یہ ایسے تمام اعداد وشمار کو حاصل بھی کرتا ہے۔جو آپ کے کمپیوٹر کو ترسیل کئے جاتے ہیں۔

انٹرنیٹ کے ذریعہ جہاں ایک طرف دنیا بالکل سمٹ کر آپ کے چھوٹے سے کمپیوٹر میں سما گئی ہے۔ وہیں دوسری طرف مغربی ممالک اور امریکہ کے سرمایادارانہ اور غیر اخلاقی افکار وخیالات کی ایک یلغار سی ہو رہی ہے۔ انٹرنیٹ نے صارفیت (Consumerism) کے تصور کو اس قدر بڑھا دیا ہے کہ انسان مادیت کی انتہا پر پہنچتا چلا جارہا ہے۔ انٹرنیٹ کے منفی اثرات خاص کر بچوں پر بھی بہت زیادہ پڑرہے ہیں۔انٹرنیٹ کے عریانیت بھرے غیر اخلاقی پروگرام بچوں کے ذہن پر بہت خراب اثر ڈال رہے ہیں۔

اور یہ ہے آپ کا انٹرنیٹ جس کے بارے میں اب تک کے معلومات فراہم ہو سکے پیش کردئے۔آئندہ انشاءاللہ کوئی تبدیلی یا اضافہ کی باتیں فراہم ہونے پر پھر پیش کئے جائیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اخبار مجالس

ایڈس پر سیمنار

مکرم سید ناصر احمد صاحب ندیم اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ 30 جون 2001 کو تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول آسنور کے زیر اہتمام ایڈس مخالف مہم کے تحت ایک سیمنار منعقد ہوا۔ جس میں جماعت احمدیہ آسنور وکوریل کے صدر صاحبان کے علاوہ بلاک میڈیکل آفیسر محکمہ ہیلتھ سوشیل ویلفیئر کے افسران ومعززین علاقہ شامل ہوئے۔ اسی طرح کئی سرکاری سکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان، طلباء وطالبات نے بھی شرکت کی۔ مقررین حضرات نے ایڈس کے متعلق مختلف زاویوں پر تقاریر کیں۔ سیمنار کے اختتام پر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم کا کتابچہ ''ایڈس قدرت کا بھیانک انتقام'' مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس سیمنار کے بارے میں معزز مہمانوں نے اچھے تأثرات کا اظہار کیا۔ اورانہوں نے برملا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ اس سیمنار سے ہماری معلومات میں گرانقدر اضافہ ہوا ہے اور منتظمین کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

رپورٹ جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمقام

مسجد احمدیہ افضل گنج حیدرآباد

یہ اللہ رب العزت کا بے حد احسان ہے کہ خدام الاحمدیہ ومجلس انصاراللہ حیدرآباد کے زیر اہتمام ایک جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ 5 رجون بروز منگل ٹھیک ۱۱ بجے مسجد احمدیہ افضل گنج میں زیر صدارت ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد منعقد ہوا۔ مہمانان خصوصی کے طور پر مکرم صوبائی امیر صاحب آندھرا، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت (ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون)، مکرم عارف احمد صاحب قریشی موجود تھے۔ مقررین حضرات نے نہایت ہی دلنشیں انداز میں سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد سب سے پہلی تقریر مکرم عارف احمد صاحب قریشی نے کی جب کہ دوسری تقریر مکرم حمید احمد صاحب غوری نے مدلل انداز میں کی۔ بعدہٗ مکرم طفیل احمد صاحب شہباز مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر کی۔ آخر پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے انتہائی مؤثر اور مدلل اور دلنشیں انداز میں سیرت کے ایک پہلو ''خاتم النبیین'' کی تشریح فرمائی۔ اس کے بعد صدارتی خطاب ہوا اور دعا کے بعد یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ امین

رپورٹ وقار عمل حیدرآباد

ماہ جون 2001ء میں مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام ایک وقار عمل بمقام مسجد احمدیہ افضل گنج ہوا۔ (الحمد للہ) یہ وقار عمل نمائش ہال کی گیلری کی تزئین نو کے سلسلے میں تھا۔ جس میں 8 خدام 6 اطفال اور دو انصار شامل تھے۔ صبح 9 بجے یہ وقار عمل شروع ہوا اور لگاتار تین گھنٹے جاری رہا جس میں گیلری کی دھلائی کے علاوہ تمام کتب کو صاف کر کے طریقہ سے اسے سجایا گیا۔ علاوہ ازیں دریوں اور پنکھوں کو بھی جھاڑ کر صاف کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ اس وقارِ عمل کو نافع الناس بنائے اور تمام خدام و اطفال و انصار کو اجرِ حسنہ عطا فرمائے۔ آمین

مقامی اجتماع اور تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکرہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ امسال بھی موسمی تعطیلات میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکرہ کو مقامی اجتماع اور تبلیغی و تربیتی پروگرام خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم کے ساتھ منعقد کرنے کا موقعہ ملا۔

تربیتی کلاسز: مورخہ ۲۹ اپریل سے مورخہ ۳۱ مئی تک خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام اطفال کے تربیتی کلاسز باقاعدگی سے لگائے گئے۔

تبلیغی پروگرام: دو دفعہ لگاتار مجلس خدام الاحمدیہ مرکرہ کے زیر انتظام نزدیکی زیرِ تبلیغ گاؤں میں تبلیغ احمدیت اور پیغام حق غیر احمدی احباب کو پہنچایا گیا۔ جس کے بہترین نتائج کے شکل میں چند دنوں میں ۹ افراد کو بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ

ورزشی مقابلہ جات: اسی تسلسل میں مورخہ ۳ جون کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکرہ کا مقابلہ ورزشی پروگرام رکھا گیا تھا۔ اس میں کرکٹ، فٹ بال، کبڈی اور اتھلیٹکس مقابلہ جات شامل تھے۔ الحمد للہ تمام خدام ان مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور مقابلہ جات بہت سخت رہے۔ ان ورزشی مقابلہ جات میں خدام کے ساتھ ساتھ اطفال بھی اپنے مقابلہ جات میں پیش پیش رہے۔ اطفال کے دو گروپ بنائے گئے تھے۔

جلسۂ عام: مورخہ ۸ جون کو جماعت احمدیہ مرکرہ کے زیر انتظام نزدیکی زیرِ تبلیغ گاؤں گونی گوپال میں ایک جلسۂ عام رکھا گیا تھا۔ اس جلسہ میں مہمان خصوصی مکرم مولوی محمد افی صاحب آف کیرلہ کو خصوصی طور پر تقریر کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ اس جلسۂ عام میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکرہ کے کل ۱۳ خدام شامل ہوئے تھے اور ہر لحاظ سے جلسہ کو کامیاب بنانے میں مدد کی۔ فجزاهم الله احسن الجزاء

علمی مقابلہ جات: مورخہ 10 جون کو علمی مقابلہ جات رکھے گئے تھے۔ جن میں تمام خدام و اطفال بڑے ذوق و شوق سے تمام علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

ان علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے خدام و اطفال میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ ان تمام پروگراموں سے چند روز قبل مرکزی نمائندے مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم ابراہیم تیر گھر صاحب صوبائی قائد صاحب جنوبی کرناٹک دورے پر اس جماعت میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

والسلام
ظہیر احمد
قائد مجلس خدام الاحمدیہ مرکرہ

مدرسہ تعلیم الاسلام ہاری پاری گام کشمیر میں

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

مورخہ 28 رجون کو مدرسہ تعلیم الاسلام ہاری پاری گام میں ایک جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جس کی کاروائی دو نشستوں میں عمل میں لائی گئی۔ پہلی نشست کی صدارت مکرم غلام نبی صاحب ڈار نے انجام دی اور دوسری نشست کی کاروائی مکرم محمد یوسف شیخ صاحب سابق چیئرمین سکول ہٰذا نے انجام دی۔ اس

جلسہ میں سکول کے ساٹھ بچوں نے حصہ لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ہر گوشہ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد دونوں صدر صاحبان نے اپنے اپنے انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر روشنی ڈالی اس کے بعد محترم پرنسپل صاحب اسکول نے مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مختصر الفاظ میں کہا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو تب ہی آگے بڑھا سکتے ہیں جب ہم ان کی کہی ہوئی باتوں پر عمل کرینگے کیونکہ بغیر عمل کے سب کچھ بیکار ہے۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

ہریانہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ 5 جون بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ لون ہریانہ میں مکرم مولوی ایوب علی خان صاحب مبلغ سلسلہ ہریانہ کی صدارت میں ایک جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد مکرم نصیب احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان و مکرم محمد یٰسین احمد صاحب نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ شرکاء میں شیرینی تقسیم کی گئیں۔

مکرم مولوی ایوب علی خان صاحب نے اپنی صدارتی خطاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور صلعم کی مقدس سیرت کو اپنانے کی تلقین فرمائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڑی کی خدمات

غربت اور فاقوں میں مبتلا آرلم ضلع کنور کے 10 آدی واسی کالونیوں کی زیارت کی۔ ان کے حالات کا جائزہ لیا اور ان کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ 3000 افراد تک ادویہ اور چاول وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ اس موقعہ پر شری سدھا کرن وزیر جنگلات کیرلہ کی صدارت میں منعقدہ تقریب میں جس کا افتتاح مکرم پروفیسر اے ڈی مصطفیٰ MLA نے کیا۔ مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے دانشور حضرات شریک تھے۔ موقعہ کی مناسبت سے مکرم پروفیسر بی محمود احمد صاحب سیکریٹری صوبائی جماعت احمدیہ کیرالہ اور مکرم سمت پڑیت صاحب قائد علاقائی کیرالہ اور بعض غیر احمدی معززین نے بھی تقاریر کیں۔ یہ پروگرام بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہا۔

☆ معذور بچوں کے ایک ادارہ کی زیارت کر کے خدام نے بچوں میں مٹھائیاں تقسیم کیں۔

☆ ماڈاتی پنچایت کے سکولوں سے امسال میٹرک میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے دو طلباء کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی اور نقد انعام دیا گیا۔

(عبدالنافع قائد مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڑی)

مقامی اجتماع شموگہ

مورخہ 7 جون بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کو اپنا سالانہ اجتماع نہایت احسن رنگ میں منعقد کرنے کی سعادت ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ شموگہ نے اطاعت والدین کے عنوان سے تقریر کی۔

بعدۂ مقابلے کروائے گئے جن میں اول دوم اور سوم آنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ جملہ پروگراموں میں خدام نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ اجتماع ہر جہت سے بہت کامیاب رہا۔ مہمانوں کی تواضع کا بھی انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کی بیداری کا موجب بنائے۔ اور اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(سید منان احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ)

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت 2001ء

24,25 اور 26 ستمبر 2001ء

علمی و ورزشی مقابلہ جات و دیگر پروگراموں کی تفصیل

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا 32 واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا 23 واں سالانہ اجتماع ستمبر کی 24, 25 اور 26 تاریخوں میں (بروز سوموار، منگل، بدھ) مرکز احمدیت قادیان میں منعقد ہوگا (انشاء اللہ)۔ اس موقعہ پر ہونے والے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کا تفصیلی پروگرام پیش ہے۔ چونکہ یہ اجتماع نئی صدی کا پہلا اجتماع ہے اور نومبائعین کی مجالس سے کثرت کے ساتھ نمائندگان کی شرکت متوقع ہے۔

لہٰذا تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اس بابرکت اجتماع میں زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ اور اس میں شریک ہونے والوں کو بے انتہا برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

:- اسکے لئے بھارت کی جملہ مجالس خدام و اطفال کے درمیان موازنہ ہوگا۔ اوّل، دوئم و سوئم آنے والی خدام و اطفال کی مجالس کو انعام دیئے جائیں گے۔ لائحہ عمل میں وہ جملہ امور درج ہیں جو موازنہ کے وقت ملحوظ رکھے جائیں گے۔

علمی مقابلہ جات خدام

مقابلہ حسن قراءت (الف، ب، ج) وقت ۲ منٹ

مقابلہ نظم خوانی (الف، ب، ج) وقت دو (2) منٹ

☆ - مکمل قصیدہ حفظ سنانے والے کیلئے بھی خصوصی انعام ہے۔ خدام اور اطفال کا الگ الگ مقابلہ ہوگا۔

نظم خوانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے کلام کے علاوہ صحابہ کرامؓ وصحابیات حضرت مسیح موعودؑ کے کلام بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔

مقابلہ تقاریر (عناوین) وقت چار منٹ (الف، ب، ج)

(۱) سیرت آنحضرت ﷺ کا کوئی ایک پہلو۔ (۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۳) دعوت الی اللہ اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں۔ (۴) موجودہ زمانے کی معاشرتی خرابیاں اور اُن سے بچنے کے طریق۔

(۵) سیرت خلفاء جماعت احمدیہ

مقابلہ کوئز **مشاہدہ و معائنہ** **پیغام رسانی**

کوئز پروگرام میں حصّہ لینے والے خدام کا مقابلہ سے قبل ایک تحریری ٹیسٹ لیا جائے گا۔ اُس میں کامیاب ہونے والی ٹیموں کو ہی مقابلہ میں شریک کیا جائے گا۔

نصاب کوئز خدام و اطفال:

(۱) کتاب دینی معلومات (۲) معلومات عامہ 2000 (General Knowledge) (۳) آڈیو راؤنڈ (۴) Dot Board راؤنڈ (۵) خطبات حضرت امیر المومنین (اخبار بدر کے ماہ مارچ واپریل ۲۰۰۰ء کے شماروں میں جو خطبات طبع ہوئے ہیں اُن میں سے سوالات ہوں گے۔)

ورزشی مقابلہ جات خدام

(۱) بیڈمنٹن سنگلز (۲) دوڑ 100 میٹر (۳) RelayRace 4X100 (۴) فٹ بال (۵) والی بال (۶) نیشنل کبڈی (۷) رسّہ کشی (۸) لانگ جمپ (۹) shot put (۱۰) میوزیکل چیئر

(35 سال سے اوپر کے خدام کے لئے)

علمی مقابلہ جات اطفال

☆-مقابلہ حسن قراءت (الف،ب،ج) وقت 1 1/2 منٹ

☆-مقابلہ نظم خوانی (الف،ب،ج) وقت 1 1/2 منٹ

☆-مقابلہ تقاریر (الف،ب،ج) وقت 3 منٹ

عناوین تقاریر: (۱)- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۳)- اطفال الاحمدیہ کا روشن مستقبل (۴)-اطاعت وفرمانبرداری (۵)۔نماز کی اہمیت وبرکات

مقابلہ بیت بازی و کوئز (اسکے علاوہ مجلس انصار اللہ کے زیر انتظام اطفال کے لئے ایک دینی مقابلہ ہوگا۔)

ورزشی مقابلہ جات اطفال

(۱) فٹ بال (۲) بیڈمنٹن سنگلز (۳) نشانہ غلیل (۴) دوڑ 100 میٹر (گروپ A/B) (۵) نیشنل کبڈی (۶) تین ٹانگ کی دوڑ (۷) بچوں کی دلچسپ کھیلیں۔

خصوصی تربیتی اجلاس:

اجتماع کے موقع پر علمی و تربیتی امور کو مدّنظر رکھتے ہوئے کسی خاص موضوع پر تقریر رکھی جائیگی۔

صنعتی نمائش

امسال بھی اجتماع کے موقعہ پر ایک صنعتی نمائش کا اہتمام کیا جائیگا اور اول دوم سوم آنے والے خدام کو انعام دیے جائیں گے۔

(خاکسار شعیب احمد صدر اجتماع کمیٹی 2001ء)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تبصرہ کتاب

'کچھ یادیں کچھ باتیں'

کل صفحات 411

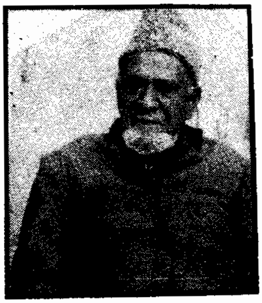

محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز درویش سابق ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی کتاب ''کچھ یادیں کچھ باتیں'' کا تیسرا ایڈیشن حال ہی میں بعض واقعات کے اضافہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

محترم عاجز صاحب موصوف تقسیم ملک سے قبل زندگی وقف کر کے قادیان میں تشریف لائے تھے اور عرصہ قریباً 55 سال سے یہاں مقیم ہیں۔انہوں نے درویشی دور کی ابتداء سے اب تک کی زندگی کے نشیب وفراز دیکھے ہیں۔تقسیم ملک کے پُرخطر حالات اور پُرآشوب زمانے کا بچشم خود مشاہدہ کیا ہے۔آپ نے مذکور کتاب میں دیگر بہت ساری باتوں کے علاوہ تقسیم ملک کے وقت مرکز قادیان میں مقامات مقدسہ کی حفاظت اور خدمت کے سلسلہ میں جماعت کو جو مشکلات پیش آئیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے معجزانہ طور پر اُن کو دور فرمایا، اس کا بھی ذکر فرمایا ہے جو جماعتی تاریخ کا اہم حصہ ہے۔ کتاب کے آخر میں آپ نے خلفاء کرام اور بزرگان سلسلہ کے چند خطوط اور اپنی کچھ نظموں کو شامل کیا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک قابل تعریف مساعی ہے۔اللہ تعالیٰ اِسے قبول فرمائے اور قارئین کے ازدیادِ علم کا موجب بنائے، ان شاء اللہ یہ کتاب محترم عاجز صاحب کی زندگی کی ایک حسین یادگار ثابت ہوگی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی عمر اور صحت میں بے حد برکت عطا فرمائے۔ (ادارہ)

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم قریشی نورالحق صاحب تنویر ربوہ

محترم قریشی نورالحق صاحب تنویر، قائم مقام پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ، سابق نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ 6فروری 2001ء کو بعمر 69 سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔

مرحوم کے والد حضرت قریشی سراج الحق صاحب پٹیالوی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ عربی زبان میں اعلیٰ تعلیم مصر سے حاصل کی اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں عربی ادب کے پروفیسر کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ قاضی سلسلہ کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ علاوہ ازیں محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ کے صدر کے طور پر 16 سال تک خدمت کی توفیق پائی۔

آپ بہت زیرک، معاملہ فہم، دھیمے مزاج کے شریف النفس انسان تھے۔ جسکی وجہ سے اہل محلہ اور اپنے طلباء میں بے حد مقبول تھے۔

آپ نے اپنی اہلیہ مکرمہ طاہرہ تنویر صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا فرحان قریشی اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحوم کے ساتھ خاکسار کے بھی قریبی روابطہ رہے ہیں۔ خاکسار کے مختصر قیام ربوہ کے دوران مرحوم کی طرف سے مختلف رنگ میں تعاون حاصل ہوا اور ان سے علمی استفادہ کی سعادت پائی۔ نیز خاکسار کی شادی کی تقریب میں بھی آپ تشریف لائے اور دعا میں شامل ہوئے۔

سیدنا حضور انور نے مورخہ 3 مئی 2001ء کو بعض اور مرحومین کے ساتھ آپکی بھی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور انکی اولاد کو ان کے نیک نمونہ پر چلتے ہوئے خدمت دین کی سعادت ملتی رہے۔ آمین

محترم شفیع احمد صاحب پینگاڑی

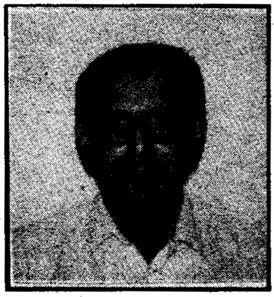

محترم شفیع احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پینگاڑی مورخہ 5اپریل 2001ء کو انتقال کر گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ تلشیری کے قریب پنّول کے متوطن تھے۔ 1950ء میں ان کو داخل جماعت کی سعادت ملی۔ ایک متمول گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ قبولِ حق کے نتیجہ میں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا بالآخر مجبوراً اپنا گھر بار چھوڑ کر لمبے عرصہ تک کلکتہ میں قیام کیا۔ مکرم سی عبدالرحیم صاحب مرحوم کی بیٹی محترمہ خدیجہ صاحبہ آپکی بیوی ہیں۔ مکرم سلطان احمد صاحب ومکرم ریحان احمد صاحب ومکرم ذی شان احمد صاحب آپکے بیٹے ہیں۔ جبکہ محترمہ حسینہ ونعیمہ صاحبہ آپکی بیٹیاں ہیں۔ جماعتی کاموں میں آپ نہایت سرگرمی سے فعّال رنگ میں حصہ لیتے تھے۔ اور مخلصانہ خدمات کی آپ کو سعادت نصیب ہوئی تقریباً ہر سال جلسہ سالانہ واجتماعات پر قادیان تشریف لاتے تھے۔ نہایت منکسر المزاج اور مہمان نواز اور ہر دل عزیز تھے۔ مرکزی نمائندوں کی بہت عزت کرتے تھے۔ خاکسار کے ساتھ تعلیمی دور میں بھی اور بعد میں بھی پدرانہ شفقت فرماتے رہے۔ جب بھی قادیان آتے تو خاکسار کی رہائش گاہ پر تشریف لاتے تھے۔ خاکسار کے حالیہ دورہ کیرالہ کے موقعہ پر جنوری 2001ء میں ان سے آخری بار ملاقات ہوئی تھی۔

آپ کی تدفین مقامی قبرستان میں ہوئی۔ کیرالہ کی مختلف جماعتوں سے کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ اور قادیان میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی ہدایت پر اگلے روز 6/اپریل کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ قادیان میں آپ کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور آپ کی اولاد کو بھی آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مقبول خدمات دینیہ کی سعادت ملتی رہے۔ آمین

(خاکسار: زین الدین حامدؔ)

مرکز احمدیت قادیان کے بعض اہم ٹیلیفون نمبرز

QADIAN S.T.D. CODE: 01872

نمبر شمار	اسماء	نظارت/صیغہ	فون نمبر دفتر	فون نمبر گھر
1	محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب	ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان	20365/20313 Fax:20105	20365 20036
2	محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب	ناظم دار القضاء	P.P-22239	20491
3	محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری	ناظر اصلاح و ارشاد	22763	20438
4	محترم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم	ناظر دعوت الی اللہ بھارت، مینیجر اخبار "بدر"	Ph&Fax20757	21702
5	محترم مولوی بُرہان احمد صاحب ظفر	ناظر نشر و اشاعت	Ph.&Fax 20749	20657
6	محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب	ناظر تعلیم، ناظر بیت المال خرچ و افسر جلسہ سالانہ	20868/20753	20369
7	محترم مولوی جلال الدین صاحب نیر	ناظر بیت المال آمد	P.P- 20362	20602
8	محترم چوہدری محمد اکبر صاحب ایم۔اے۔	ناظر امور عامہ	20035	21034
9	محترم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید	ایڈیشنل ناظر امور عامہ خارجہ	20035	20467
10	محترم سید تنویر احمد صاحب	ناظم وقفِ جدید	20364	20815
11	محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد	ایڈیشنل ناظم وقفِ جدید بیرون، صدر مجلس انصار اللہ بھارت	Ph & Fax 22239 20186	22558
12	محترم محمد نسیم خان صاحب	صدر خدام الاحمدیہ بھارت، نیشنل سیکریٹری وقف نو، ایڈیٹر راہ ایمان	Ph & Fax20139	22232
13	محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ اہلیہ محمد انعام صاحب غوری	صدر لجنہ اماء اللہ بھارت،	20893	20438
14	محترم مولوی جاوید اقبال صاحب چیمہ	سیکریڑی بہشتی مقبرہ	20854	20576
15	محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی	وکیل المال تحریک جدید	20436	20554
16	محترم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر	ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ	20583	20813
17	محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر	ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین	20368	20368
18	محترم مولوی عنایت اللہ صاحب	افسر دار الضیافت	20624	20407
19	محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم	ایڈیٹر ہفت روزہ اخبار "بدر"	Ph&Fax 20749	20814
20	محترم مولوی طاہر احمد صاحب چیمہ	مینیجر ماہنامہ رسالہ "مشکوٰۃ"	Ph&Fax20139	20920
21	محترم حبیب احمد صاحب طارق	مینیجر ماہانہ رسالہ "راہِ ایمان"	Ph&Fax20139	20892
22	خاکسار زین الدین حامد	ایڈیٹر ماہنامہ رسالہ "مشکوٰۃ"	Ph&Fax20139	20514

قادیان دارالامان میں

21 ویں صدی کا پہلا

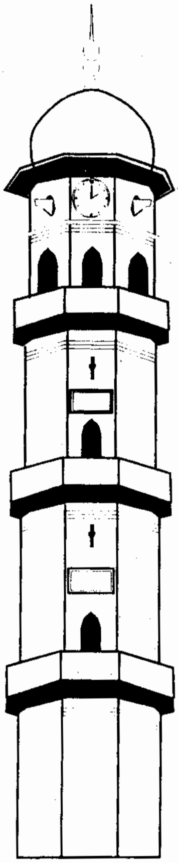

مبارک صد مبارک

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا 32 واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا 23 واں

سالانہ اجتماع

ستمبر 24 25 26 2001ء (سوموار، منگل، بدھ)

☆ملکی سطح پرنمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کوانعامات دیئے جائینگے۔
☆علمی وورزشی مقابلہ جات
☆بین الصوبائی وبین المجالس دلچسپ مقابلے☆مجلس شوریٰ کاانعقاد
☆علماء کرام کے دروس وپُر معارف تقاریر☆صنعتی نمائش کاانعقاد
☆نئی قائم شدہ مجالس کے نمائندوں کی شرکت اوران کے تاثرات

دعائیں۔ذکرالٰہی۔زیارت مقامات مقدسہ کا بہترین موقعہ۔ مجالس کو اپنی کارگزاریوں کا جائزہ لینے، تلافی مافات کی کوشش کرنے اور سبقت فی الخیرات کے جذبہ سے سرشار ہوکر آگے بڑھنے کا بہترین موقعہ!!